رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اس مُنہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات

فاروق

ایڈیٹر
پروپرائٹر
قاری عبدالرحمٰن صاحب

جلد ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۲۰ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان نمبر ۱۶

احمدیہ جماعت کے عقاید

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اُس کی ذات یا اُسکی صفات یا اُس کے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اسکا شریک ہے۔ نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود حق ہے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اُن پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں۔ اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔

اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں۔ حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جسکا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ جس کے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے۔ مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں۔ کہ اس اُمت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں۔ کہ اپنی اُمت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دُور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے۔ جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یقین ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص بتوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ پرانا۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا۔ اور دوسری طرف آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے۔ کہ اُمت محمدیہ میں سے ایک شخص مسیح موعود نے اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔

۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں۔ جن کا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعود مسیح سے افضل ہے۔

۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا۔

ضروری ہدایات

۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ ۲ بار۔ میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے۔ ان میں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہِ خلافت

ایوانِ خلافت

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت جو بوجہ تکلیف حلق ناساز تھی۔ اب بفضلہ تعالےٰ نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کامل کیلئے بہت دعائیں کریں۔ حضور آجکل ایک ایسی مفید تصنیف میں مصروف ہیں۔ جو انشاء اللہ تبلیغ کے سلسلہ میں نہایت کارآمد ہے۔ مدت سے حضور کا ارادہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی مختصر مگر جامع طور پر لکھے جاویں۔ اور وہ انگریزی میں ترجمہ ہوکر بذریعہ ریویو آف ریلیجنز ولایت وغیرہ میں شائع ہوں۔ اب اس ارادہ کی تکمیل کا وقت بھی آگیا۔ اور حضور نے احمد نبی اللہ مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی ایسی ترتیب سے لکھنے شروع فرمائے ہیں۔ کہ نہایت اختصار کے ساتھ مسیح موعود ؑ کی سوانحعمری کے اکثر اہم واقعات سال وار اس میں درج ہو جائیں اس کے پچاس ورق کے قریب حضور لکھ چکے تھے۔ کہ ولایت سے احمدیہ مشن کے مشنری سلمہٗ کا خط آیا۔ کہ ولائیت والے ایک ایسی کتاب کے شائق ہیں۔ جس کے ذریعہ احمد نبی اللہ کے سوانح معلوم ہو جائیں یہ کتنا بڑا خدا کا فضل ہے۔ کہ جس طریق سے تبلیغ سلسلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ وہی طریق پہلے ہی اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے۔ اور وہ فوراً ہی اس کو عملی جامہ پہنانے پر مستعد ہو جاتا ہے۔ دیکھو ادھر ولایت میں انگریزوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ احمد نبی اللہ کے حالات زندگی معلوم ہوں۔ ادھر خدائے علیم وخبیر نے معاً اپنے برگزیدہ کو پہلے ہی اس طرف متوجہ کر دیا۔ کہ وہ خود ایسی جامع لائف لکھے۔ جو مختصر بھی ہو اور ہر ایک ناواقف کے لئے پورے حالات زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حاوی ہو۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن اور جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بہمہ نوع خیریت سے ہیں۔

خلافتِ اولیٰ

کے تمام ممبر بخیر وعافیت خوش وخرم ہیں۔

قادیان کا ڈاکہ

شروع ماہ رواں میں قادیان کے سنتا سنگھ جاٹ کے مکان پر جو ڈاکہ پڑا تھا۔ اور جس میں ڈاکو بہت سا مال سنتا سنگھ کا لے گئے تھے۔ اس کی تفتیش ایک سب انسپکٹر بٹالہ دوسرے سب انسپکٹر کاہنووان تیسرے سرکل انسپکٹر پولیس موقعہ پر ہی نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ اس تفتیش میں کامیاب ہوں گے۔ پولیس کی یہ ہمت اور مستعدی نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ قادیان نے بھی پولیس کو اس تفتیش میں بڑی امداد دی ۲۳ جنوری سے صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر واسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی قادیان میں تشریف رکھتے ہیں۔ ۲۴ جنوری کو ہر دو افسران بالا کو ہائی سکول قادیان کی طرف سے دعوت ٹی پارٹی دیگئی۔ اور ۴½ بجے شام کے ہائی سکول کے میدان میں طلباء کے کھیل ہاکی وفٹ بال ملاحظہ فرما کر ٹی پارٹی میں شامل ہوئے۔

وفاداری گورنمنٹ

بعد اختتام دعوت مکرمی منشی صاحب سلمہٗ نے ہر دو افسران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ خاندانی تعلقات وفاداری جو گورنمنٹ کے ساتھ تھے۔ بیان فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کارناموں کا مختصر تذکرہ کیا۔ جو حضور نے گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق مذہبی حیثیت میں اپنی جماعت کو تعلیم فرمائی۔ اور تمام احمدیہ جماعت کو مذہبی طور پر گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری کا سبق پڑھا کر خونی مہدی کے غلط عقیدہ کو چار لاکھ سے زائد انسانوں کے دل سے نکال کر ان کو حقیقی اور دلی فرمانبردار وخیر خواہ گورنمنٹ برطانیہ کا بنا دیا۔ اور پھر بتایا۔ کہ احمدیہ جماعت کے قریباً تین سو افراد اسوقت مختلف صیغوں میں موجودہ جنگ کے موقعہ پر جنگی خدمات بجالا رہے ہیں جن کو خلیفۂ وقت کی طرف سے تاکیدی ارشادات بھیجے جاتے ہیں۔ کہ وہ نہایت وفاداری سے خدمات جنگ بجالاویں۔ اور سچے دل سے فتح ونصرت گورنمنٹ برطانیہ کی دعائیں کریں۔ اور اس کے احسانات کو کبھی فراموش نہ کریں۔

خلیفۃ المسیح ثانی اور گورنمنٹ

مفتی صاحب کے بعد اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی اس سچی اور دلی ہمدردی کے ذکر کا اضافہ کیا۔ جو حضور نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک تقریر میں گورنمنٹ سے وفاداری اور ہمدردی کی اپنی قلبی حالت کا اسطرح اظہار فرمایا تھا کہ

"اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ اور اصلاح قوم وفتنہ ہائے اندرونی کے مٹانے کا بار نہ ہوتا۔ تو میری دلی خواہش تھی۔ کہ میں اپنی محسن گورنمنٹ کیلئے اس جنگ کے موقعہ پر سب سے پہلے خود والنٹیر بن کر جاتا"

اس سے ہمارے موجود خلیفہ امام کے دلی جوش کا پتہ لگتا ہے جو گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کے شکریہ میں سچی وفاداری وخیر خواہی آپکے قلب میں ہے۔ پھر بھلا اس کی جماعت کس طرح جان نثار اور وفادار گورنمنٹ عالیہ کی نہ ہو۔ جسکا پیشوا اظہار وفاداری میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ اگر خدا نے اس کے سپرد اصلاح قوم وخلافت حقہ کا کام نہ سپرد کیا ہوتا۔ تو وہ بنفس نفیس والنٹیر بنکر جنگ میں شامل ہونے کو موجب ثواب ورضاء باریتعالیٰ سمجھتا ہے۔

شکریہ

شیخ صاحب کے بعد جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے انگریزی میں ہر دو معزز افسران موصوف کا مدرسہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور گورنمنٹ کی فتح کے لئے دعا کی۔ بعد ازاں پارہ ترجمہ انگریزی قرآن مجید کا صاحبان ممدوح کے پیش کیا جس کو وہ دیکھ کر اور کچھ پڑھ کر بہت ہی خوش ہوئے۔ اور اس تمام کارروائی کا شکریہ اور تھینکس ادا کر کے اور اپنی اپنی رائے۔ رائے بک میں لکھ کر قریب مغرب اپنے فرودگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

۲۵۔ کی صبح کو صاحب بہادر ہر چووال تشریف لے گئے۔ مسٹر مارشل بہت سنجیدہ مزاج اور ملنسار آفیسر ہیں۔ اور ایسے ہی آفیسر رعایا کے دلوں میں گورنمنٹ کی محبت اور عظمت کا سکہ بٹھانے والے ہوتے ہیں۔ گورداسپور کا ضلع خوش قسمت ہے۔ کہ مسٹر واٹسن سا ڈپٹی کمشنر اور مسٹر مارشل سا سپرنٹنڈنٹ پولیس اس ضلع میں ہیں۔

بہرحال قادیان کے ڈاکہ کے متعلق پولیس جس سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ عنقریب اصل حقیقت کھل جائے گی۔ اور ایسے نازک موقعہ پر اگر مسٹر واٹسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی میعاد تعیناتی میں توسیع کیجائے۔ تو تمام رعایا ضلع گورداسپور کے حق میں مفید اور باعث مشکوری عام ہوگا۔

سکیم مدرسہ احمدیہ

احمدیہ مدرسہ قادیانی کی ترمیم سکیم کے واسطے بحکم حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی مندرجہ ذیل علماء کی کمیٹی ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب حضرت مولوی قاضی میر حسین صاحب حضرت چوہدری فضل الدین صاحب منشی فاضل ومختار۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل۔ حضرت شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری مولوی فاضل۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل۔ حضرت مولوی محمد جی صاحب مولوی فاضل۔ علامہ حافظ روشن علی صاحب۔ جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ان تمام علماء کا اجلاس ۲۰ و ۲۲ جنوری کو ہوا۔ اور بڑی غور وفکر بحث ومباحثہ کے بعد خدا کے فضل سے سکیم مکمل کیگئی جسکا عملدرآمد شروع اپریل سے ہوگا۔

آمد مہمانان

علاوہ دیگر مہمانوں کے اس ہفتہ مولوی محمد دین صاحب اور بابا اللہ یار صاحب ساکنان ضلع ہوشیارپور تشریف لائے۔ جو بیعت جوان صالح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۶ء

النبوۃ فی الاسلام پر ریویو

(نمبر ۲)

مولوی محمد علی کا مسیح موعود کو دجّال و کذّاب قرار دینا

(از سعدی پنجاب)

النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۱۵ پر مولوی محمد علی نے "مدعی نبوۃ کذاب ہے" کے عنوان کے ماتحت مسیح موعود کے نبی ہونے کی تکذیب میں ایک حدیث پیش کی ہے جس میں تیس دجالوں کے آنے کی خبر ہے۔ جو کہ مدعی نبوۃ ہوں گے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ؛

مولوی محمد علی کی احمدیت

"اس حدیث کے رو سے جو شخص بعد آنحضرت صلعم کے دعوے نبوۃ کرے۔ وہ کذاب ہے۔ اس حدیث میں یہ نہیں لکھا۔ کہ جو تیس دجال ہوں گے۔ وہ تشریعی نبوۃ یا غیر تشریعی نبوۃ کا دعویٰ کریں گے۔ بلکہ مطلق نبوۃ کا دعویٰ لکھا ہے۔ پس اس کے رو سے امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعوے بھی کذاب کا کام ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۵)

مجھے تو مندرجہ بالا الفاظ کے نقل کرتے ہوئے بھی ایک زلزلہ آرہا ہے۔ کجا یہ کہ میں یا کوئی اور آدمی احمدی کہلا کر ان الفاظ کو استعمال کرے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے مسیح موعود کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب مسیح موعود کے حق میں یہ الفاظ استعمال کر کے اب کس فتوے کے مستحق ہیں ؛

مسیح موعود مدعی نبوّت تھے

آپ نے لکھا ہے۔ کہ مطلق نبوۃ کا دعویٰ بھی اس امت میں ہو کر کذاب کا کام ہے اور یہ صریح طور سے مسیح موعود پر کھلا کھلا حملہ ہے۔ اور صریح طور سے مسیح موعود کو دجال و کذاب قرار دینا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؛

(۱) "ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔

(بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر آپ نے ہی فرمایا۔ کہ

(۲) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔ (مکتوب ۱۹۰۸ء)

پھر آپ نے ہی لکھا۔ کہ

(۳) "نبی کہلانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹)

پھر آپ نے ہی لکھا۔ کہ

(۴) "ایسا ہی خدا نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اسکو تمام صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے"۔ (نزول المسیح ص ۴۸)

پھر آپ نے ہی فرمایا۔ کہ

(۵) "ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً"۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶)

پھر آپ نے ہی فرمایا۔ کہ

(۶) واٰخرین منھم ..... یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔

اب اسقدر تصریحات کے ہوتے ہوئے جناب مولوی صاحب کا مطلق مدعی نبوۃ کو کذاب قرار دینا۔ کیا دوسرے لفظوں میں یہی معنی نہیں رکھتا؟ کہ مسیح موعود معاذ اللہ کذاب ہیں ؛

مولوی محمد علی کی دیدہ دلیری

پھر ایک اور نادانی مولوی صاحب کی یہ ہے کہ مسیح موعود کی نبوت کی تکذیب میں تیس دجالوں والی حدیث کو پیش کر دیا ہے۔ کوئی احمق سے احمق انسان بھی اس قدر غلطی نہیں کر سکتا۔ جسقدر مولوی صاحب نے مسیح موعود کی نبوۃ کی تکذیب میں تیس دجالوں والی حدیث کو پیش کر کے غلطی کھائی ہے۔ جناب مولوی صاحب! اندھوں اور خام اعتقاد والوں کو اپنے دام تزویر میں لے آنا شئے دیگر ہے۔ لیکن ایک بات کا محل و موقع پر پیش کرنا شئے دیگر۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ آپ پہلے مسیح موعود کو دجال قرار دیتے۔ پھر آپ کی نبوت کی تکذیب میں یہ حدیث پیش کرتے۔ آپ نے تو اس قدر بھی نہیں سمجھا۔ کہ ایک صادق مسیح کا ایک دجال پر قیاس کیسے ہو سکتا ہے۔ بیشک اگر حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ دجال ثابت ہوتے تو مسیح موعود کی نبوۃ کی تکذیب میں یہ حدیث پیش کی جا سکتی تھی۔ لیکن تاوقتیکہ مسیح موعود کو کوئی آپ میں سے دجال ثابت نہ کر لیوے۔ تب تک اس حدیث کا پیش کرنا اور مسیح موعود کو غیر نبی ثابت کرنا محض قیاس مع الفارق ہے۔ جس کی مولوی صاحب کو ابھی تک سمجھ نہیں ہاں اگر آپکے نزدیک جیسے کہ آپ کا مسیح موعود کی نبوۃ کے برخلاف اس حدیث سے حجت پکڑنے سے ثابت ہوتا ہے۔ مسیح موعود نعوذ باللہ دجال تھے۔ تو مردانہ وار کیوں اس کا نہیں ذکر کرتے۔ اور کیوں اس بات کا اعلان نہیں کرتے۔ کہ مسیح موعود دجال تھے۔ اس لئے آپ کذاب مدعی نبوۃ تھے ؛ نعوذ باللہ من ذلک

الغرض مولوی محمد علی صاحب کا مسیح موعود کی نبوۃ کے برخلاف ایک ایسی حدیث سے حجت پکڑنا جس میں پہلے دجالوں کا ذکر ہے صاف اس امر کو واضح کر رہا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے کھلے الفاظ میں مسیح موعود کو کذاب اور دجال لکھنا شروع کر دیا ہے اب میں خیال نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحب کو کوئی باغیرت احمدی احمدی خیال کرے۔ بلکہ حق یہی ہے۔ کہ مولوی صاحب اس وقت مسیح موعود کو دجال و کذاب قرار دے کر اسبات کے مستحق ہو گئے ہیں۔ کہ ان کی طرف انہی کے الفاظ کو الٹا دیا جاوے ؛

سیّدنا فضل عمرؓ اور قوم سے اپیل

میں جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو عموماً اور حضرت سیدنا فضل عمر کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور نہایت ادب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا یہ لوگ جو مسیح موعود کی نبوت کے برخلاف تیس دجالوں والی حدیث کو پیش کر کے اور مسیح موعود کو ان دجالوں میں سے ایک دجال قرار دے کر اس بات کے مستحق نہیں۔ کہ ان کی طرف انہی کے الفاظ کو الٹا دیا جاوے۔ اور ان کو احمدیت سے خارج قرار دیا جاوے۔ اور ان کو کسی قسم کے خطاب کے لائق تصور نہ کیا جاوے ؛

النبوّۃ فی خیر الامۃ

اس لاجواب کتاب میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلعم امت محمدیہ میں نبوۃ ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ برحق نبی تھے۔ اس میں آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وآئت الیوم اکملت لکم دینکم الایتہ کی بحث اس طرز پر پوری تفصیل سے کیگئی ہے۔ کہ اس شرح و بسط کے ساتھ تیرہ سو برس سے آجتک کسی کتاب میں یہ بحث نہ ہیگی۔ یہ رسالہ غیر احمدیوں کے مقابلہ میں ایکہزار روپیہ کے انعام پر شائع کر کے بہت غیر احمدی علماء کو بھیجا گیا۔ مگر کسی مسلم و مشہور عالم نے جواب نہ دیا اور نہ انشاء اللہ دے سکیں گے۔ یہ رسالہ اب منکرین نبوۃ احمدیہ یعنی پیام پارٹی کے لئے بھی کاری حربہ ہے۔ فاروق بک ایجنسی قادیان سے ملتا ہے ؛

قیمت صرف ۰۴ر۰ - محصول ڈاک ۱ر۰ یس ۶ر۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار حق

(از منشی غلام حسین صاحب احمدی احمد نگر)

برادران! میں آپ کی خدمت میں چند امور پیش کر کے التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور براہ مہربانی غور فرماویں۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں سے کونسا فریق جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شان میں بروئے عقائد اعلےٰ اور افضل سمجھتا ہے۔ اور اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف عیسائی مذہب کا زور ہے۔ کس فریق کا اعتقاد مذہب اسلام کے لئے مضر اور نقصان رسان ہے۔ میں وہ امور ذیل میں لکھ دیتا ہوں۔

(۱) غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایسے ہی پرند پیدا کئے جیسے کہ ہم خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے پرند دیکھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون ۱۴ نحل ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم قل اللہ خالق کل شئ وھو الواحد القھار ۱۳ رعد۔ اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا۔ کہ کسی کے معبود نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا۔ مگر ہمارے بھولے بھائی عیسائیوں کے معبود کو خالق سمجھ رہے ہیں۔

(۲) غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حقیقی مُردے جن کی ارواح مرنے کے بعد اپنے اپنے مکانوں علیین یا سجین میں پہنچائی گئیں اور اُن کے جسم خاک میں مل گئے۔ حضرت عیسیٰ نے اُن کو وہاں سے بلا کر اُن کے خاک شدہ جسموں کو باہم جوڑ کر دنیا میں پھر زندہ کر دکھایا۔ اگر پوچھا جاوے۔ کہ بھائی قرآن شریف میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون اور لا یرجعون۔ حدیث میں ہے۔ کہ آپ نے جابر کو فرمایا۔ کہ تیرے باپ نے خدا تعالیٰ کو کہا۔ یارب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃً فقال الرب سبحانہ انہ سبق منی انھم لا یرجعون۔ (ابن ماجہ) تو جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ حضرت عیسےٰ کا معجزہ تھا۔ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ افضل الانبیاء صلعم سے جب یہ معجزہ مانگا گیا۔ تو آپ کو اس کا کیا جواب سمجھایا گیا۔ واذا تتلےٰ علیھم آیاتنا بینات ما کان حجتھم الا ان قالوا ائتوا بآبائنا ان کنتم صادقین قل اللہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ۔

(۳) غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ مادر زاد اندھوں کو حضرت عیسےٰ نے اچھا کیا۔

(۴) کوڑھیوں نے اُن کے ہاتھ سے شفا پائی۔

(۵) لوگ جو گھروں میں جمع کرتے۔ وہ سب بن دیکھے معلوم کر لیتے

(۶) ماں کی جھولی میں کلام کی۔ اور نبی بنائے گئے۔

(۷) روح القدس ان سے طرفۃ العین جدا نہ ہوتا تھا۔

(۸) سوائے اُن کے کوئی مس شیطان سے پاک نہیں ہے۔

(۹) برخلاف دوسرے انبیاء کے دشمنوں نے جب ان کو قتل کرنا چاہا۔ تو اُن کی جسم کے سمیت آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور جو دو جہان کے سردار ہیں۔ اُن سے خدا کا یہ معاملہ کہ ایک تنگ و تاریک غار میں جگہ دی۔ اور جب سوال ہوا۔ اولم تؤمن قال بلیٰ تو انا بشر مثلک کا جواب دیا بعض غیر احمدی یہ بھی کہتے سنے ہیں۔ کہ یہ خدا کا کرشمہ تھا لیکن یوں کہیں صلعم کے حق میں باوجودیکہ یہی لفظ موجود ہے۔ واذ یمکر بک الذین کفروا الخ۔ پھر بھی آپ کے جسم مبارک کا جو بدرجہا مسیح کے جسم سے افضل تھا۔ رفع نہ ہو سکا۔

(۱۰) اگرچہ کوئی نبی آسمان سے اُتر کر دنیا میں نہیں آیا۔ مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا نزول عجیب معجزہ کے ساتھ ہوگا۔ زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ اُترتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کاش اس قسم کے معجزات آپ کو ظاہر ہوتے۔ تو اسلام تمام دنیا میں پھیل جاتا۔

(۱۱) دشمنوں نے تمام نبیوں کا مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ پھر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر بخشی ہے۔ کہ جب زمین پر اتریں گے۔ تو جہاں تک ان کی نظر پہنچ سکیگی۔ دشمن ہلاک ہو جائیں گے۔ کسی کی کیا مجال جو منکر ہو کر نظر کے سامنے رہ سکے۔

(۱۲) یہ بھی تمام مسلمان مانتے ہیں۔ کہ آنجناب صلعم کے دشمن بعض وقت چھپ کر تکلیف پہنچاتے۔ لیکن غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا انکار کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ جس چھپریا درخت کے پیچھے کوئی منکر چھپیگا۔ وہ بآواز بلند پکار کر پکڑا دیگا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے چھپنے والے نظر سے کیونکر بچیں گے۔

(۱۳) کسی نبی کے زمانہ میں سورج چاند نے اپنی مقررہ رفتار کو نہیں چھوڑا۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا۔

(۱۴) غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم اور دیگر انبیاء کے وقت بلکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ درختوں کے پھل اور گائے و بکری کا دودھ اپنی حالت پر رہا۔ ایسا ہی شیر شکار کرتے اور سانپ وغیرہ ڈستے رہے۔ لیکن قربان جائیں۔ اس نبی پر جسکا نام عیسیٰ ہے۔ وہ ایسا صاحب برکت اور یمن ہے کہ جب وہ مُردہ پر ہاتھ رکھیگا۔ ایک آدمی کا چل استدر ہوگا۔ کہ اس کو کئی آدمی ملکر بھی نہ کھا سکیں گے۔ ایک بکری کا دودھ تمام قبیلہ کو کافی ہوگا۔ شیر شکار چھوڑ کر بکری کے ساتھ ایک گھاٹ پانی پئیگا۔ سانپوں میں زہر نہ رہیگا۔ بچے ان کے ساتھ کھیلیں گے۔ وغیرہ (۱۵) کوئی نبی بغیر طعام خاکی جسم میں زندہ نہیں رہا وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام۔ برخلاف اس کے غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا جسم خاکی طعام کا محتاج نہیں ہے۔ دو ہزار برس کے قریب گذرتے ہیں۔ بغیر طعام اور کسی قسم کے تغیر و تبدل کے جون کا توں آسمان میں زندہ موجود ہے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ نے جناب خاتم النبیین صلعم کو تو یہ فرما کر کہ نوع انسان کے لئے جن احکام کی ضرورت تھی۔ وہ سب آپکو دئے گئے کوئی ایسا حکم نہ رہا۔ کہ جس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہو۔ اور پھر وہ آپ پر اتارا نہ گیا ہو۔ مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ جب دوبارہ آئیں گے۔ تو بعض نئے اختیار لیکر آئیں گے۔ مثلاً آپ کو تو حکم ہوا۔ لا اکراہ فی الدین۔ افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مومنین۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وما انت علیھم بجبار۔ حتی یعطوا الجزیۃ۔ لیکن حضرت عیسیٰ ان سب آیات کو منسوخ کر دیگا۔ اور وہ جبر کی اجازت لیکر آئیں گے۔ ایسا ہی پہلے تو صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ دوبارہ کافۃ الناس کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(۱۷) جناب محمد مصطفےٰ صلعم کو جن میں قوت تزکیہ انفاس سب نبیوں سے بڑھ کر تھی۔ اور جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں مزکی فرمایا۔ یہ حکم ہوا۔ لن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم۔ لیکن غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ میں پاک کرنے کی یہاں تک طاقت ہوگی۔ کہ روئے زمین پر کوئی اہل کتاب نہ رہیگا۔ جو اُس پر ایمان نہ لائے۔ آنجناب صلعم کا ایسی حالت میں وفات پا جانا کہ کروڑوں اہل کتاب آپکے منکر ہے۔ ان کے نزدیک کوئی عیب کی بات نہیں۔ اس سے اُن کے شان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پھر حضرت عیسیٰ کو جب تک تمام دنیا نہ مان لے۔ فوت ہونا پسند نہیں کرتے۔ یہ ہے ہمارے بھائیوں کی محبت اور یہ ہے ان کا عقیدہ۔

زمانہ کی حالت اور اہل اسلام کی موجودہ کیفیت پر غور کرو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپ صاحبان کی روحانی امراض کی شفا کے لئے اپنی قدیم سنت کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی بنا کر بھیجا۔ اور زمین اور آسمان کے ہزارہا واقعات نے آپ کی صداقت پر مہر لگا دی۔ لاکھوں انسانوں نے

* وما کان فی الارض من شیء یعجز اللہ ان یاتی بہ فی السموات ولا فی الارض

آپکو قبول کر کے دولت ایمان حاصل کرلی۔ اور دجالی فتنوں سے الٰہی حفاظت کے حصار میں داخل ہو گئے۔ اب بھی اگر آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے قبول کرنے میں تردد ہے۔ تو اُس مدعی کا پتہ دو۔ جو قرآن اور حدیث کی علامات کا مصداق ہو۔ اگر کہو۔ کہ عنقریب ایسا مدعی ظاہر ہوگا۔ تو پھر آپ دانا ہو سوچو۔ کیا دنیا کی عدالتوں میں مدعی کے دعویٰ سے پہلے کبھی کسی کی شہادت لی۔ ہمیشہ دعویٰ مدعی کے بعد صداقت کی شہادت پیش ہوا کرتی ہے۔ آپ کی نسبت کیا عمدہ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند ؛
گر مدفون بشہرے را نداد ند این فضیلت را ؛
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ما پدید آمد پرستاران میت را

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا ؛ کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا ؛ مسیحا کو فلک پر جا بٹھایا

بھائیو! حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو بغور مطالعہ کرو۔ جو اعتراض ہو۔ وہ پیش کرو۔ قرآن و حدیث کے مطابق آپکے دعویٰ کو پرکھو۔ وہ اگرچہ خود تو آپ میں موجود نہیں۔ لیکن اُس کا خلیفہ حضرت فضل عمرؓ موجود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر آپ اُس کی طرف رجوع کریں گے۔ تو نور ہدایت پائیں گے ؛

درخت کو اگر آپ نے نہیں دیکھا۔ تو اُس کے پھل کو دیکھ کر درخت کی پہچان کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پورے طور پر بصیرت عطا فرما کر اپنے نور کی جو اس زمانہ کی ظلمت کو دُور کرنے کے لئے نازل ہوا شناخت عطا فرماوے۔ آمین ؛

خلافت محمود و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین نے ایک رسالہ "المصلح موعود" شائع کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کی تکذیب میں جو مصلح موعود کے متعلق تھی ناخنوں تک زور لگایا تھا۔ خدا کے فضل سے رئیس المنکرین کے اس رسالہ مردود کی کماحقہ تردید کر کے آفتاب نصف النہار کیطرح حضرت فضل عمرؓ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونا عاجز راقم الحروف نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ تمام اشتہارات اور تحریرات مندرجہ کتب حضرت اقدس علیہ السلام بتمام و کمال بجنسہٖ چھاپکر شامل کر دی ہیں۔ جنکا مصلح موعود سے تعلق تھا۔ تاکہ جس اشتہار یا عبارت کا حوالہ اصل مضمون میں دیا گیا ہے۔ اس کو اصل عبارات میں بچشم خود پڑھ کر ناظرین تسلی کر لیں ؛ قیمت مع محصول ڈاک ۱۰ار

اطلاع :۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ شکایت عدم تحریر جواب معاف ہے

منیجر فاروق

حلفیہ شہادت

قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

در باب نبوت سیدنا المسیح الموعودؑ

خطاب بہ سیدنا حضرت محمود احمدؓ

الا ای زینت تاج خلافت
زصدق اخلاص باقرار صالح
بنام آنکہ او پروردگار است
بنام آنکہ زو حضرت محمدؐ
بنام آنکہ زد موعود احمدؑ
بنام ایں چنیں دادار سوگند
پس از سوگند باشد ایں شہادت
جناب حضرت موعود احمد
امام الآخرین کامل نبی بود
خدائیش خود نبی اللہ گفتہ
نبی خواندش محمدؐ در حدیثے
نبی باشد بہ منہاج نبوت
نبی باشد بمثل نوح و آدم
نبی چوں حضرت یعقوب موسیٰ است
نبی او مثل جملہ انبیاء بود
نبی بود او بہ اوصاف حمیدہ
مگر با آں کہ او کامل نبی بود
بروز کامل خیر الوریٰ بود
محمدؐ مصطفےٰ ختم الرسل بود
محمدؐ بد نبی صاحب شریعت
بروز کامل او میرزا بود
غلام احمدؐ چو در احمدؐ فنا شد
مسمّیٰ شد ازیں باعث بہ احمدؐ
ز نور مصطفےٰ شد مستفیدے
بود استاد او حضرت محمدؐ
محمدؐ مقتدا او مقتدی بود
بحق انبیاء قبل از محمدؐ
نبی مستقل نزدش ہمان است
چو آمد بعد او "ظلی نبی" شد

گل سرسبد باغ احمدیت
شہادت مے نویسم خوب واضح
عزیز و قادر و ذو الاقتدار است
پئے پیغمبر گشتہ باقرآن آمدؑ
پئے اصلاح خلق آمد بریں صد
بصدق دل خودم صد بار سوگند
بحق احمدؐ و امر نبوت ۔
مثیل ناصری ظلِ محمدؐ
مطیع مصطفےٰ بد امتی بود
بہ الہامش ہمی اللہ گفتہ
نباشد منکر این جز خبیثے
درخشد بر سرش تاج نبوت
نبی باشد چو ابراہیم اعظم
نبی چوں یوسف و داؤد و عیسیٰ است
نبی چوں حضرت خیر الوری بود
نبود او صاحب شرع جدیدہ
بروزی بود ظلی امتی بود
وجودش بہر مردم حق نما بود
محمدؐ افضل از ہر جزو کل بود
محمدؐ صاحب ختم نبوت
وجود میرزا احمدؑ نما بود
دوئی را دخل در ذاتش کجا شد
کہ بود او مظہر ذات محمدؐ
رسد بش زو سیہ بود یا سپیدے
دگر استاد را نامے نداند
محمدؐ ہادی و داد مہتدی بود
شنو در اصطلاح خاص احمدؐ
کہ قبل از احمدؐ آخر زمان است
بروزش شد رسول امتی شد

نہ بد "ماقبل" او از اتباعش
بغیر این نہ بد اندر نبوت
نبی را بر نبی باشد فضیلت
کتاب اللہ بصدق ما ست ناطق
بود ثابت ز فضلنا فضیلت
رسولے را کہ باشد با شریعت
مگر حضرت نبی اللہ احمدؐ
نبود او صاحب شرع جدیدہ
نہ بد پیغمبرے قبل از محمدؐ
محمدؐ مصطفےٰ بد چوں مطاعش
مطاع ما نبی مصطفےٰ بود
محمدؐ مصطفےٰ ختم الرسل بود
جمیع انبیاء را مقتدا شد
تمامے انعمش گشتند حاصل
نباشد بعد او شارع پیمبر
بگو کز بعد او شارع نباشد
نیاید بعد او سابق رسولے
نگردد صاحب وحی یہودے
اگر باشد بود فردے ز امت
اگر ہر ش کند تصدیق اورا
ہمیشہ تابع قرآن باشد
نباشد بعد قرآن ہیچ وحیٔ
بریں مصطفےٰ اجاری است دائم
نگویم وحی حق مسدود گشتہ
اگر منکر شوم از وحی ملہم
غرض احمدؐ جری اللہ نبی بود
ندانستم نبی وہ نام کاہے
نہ گفتم گاہ وہ ناقص نبی ہے
اگر در مصطفےٰ انقصی نبودہ
اگر نقصے بودے اندر کمالش
یقیناً بود آنحضرتؐ مجدد
اگر گویم چنیں گردد نہ کمتر
کہ خود تجدید کار انبیاء بود
ایا شارع نبی حضرت محمدؐ
چہ بودند انبیاء از بعد موسیٰ
در آنہا بود موسیٰ با شریعت
پس از موسیٰ رسولے چوں بیامد

اگر "مابعد" را بود مطاعش
دگر فرقے سر مو فی الحقیقت
ندانم فرق در نفس نبوت
خدا خود داد حکم لا نفرق
مگر از لا نفرق خود نبوت
حقیقی مستقل گفتہ است حضرت
حقیقی مستقل ہرگز نباشد
حقیقی نیست نے گوشم شنیدہ
ازاں او مستقل ہرگز نباشد
مطاع ما نبی شد ز اتباعش
بدرگاہ خدا زاں محتبےٰ بود
بایں معنی کہ او افضل ز کل بود
مقامش در نبوت منتہا شد
شریعت بر وجودش گشت کامل
بود شرع محمدؐ تا بہ آخر
نگو مطلق نبی ہرگز نیاید
نہ غیر متبع گردد قبولے
نہ ترسا و مجوس و بدھ و ہنود
مصدق گشتہ از مہر نبوت
نبی ظلی بگو تحقیق او را ۔
بدستش حجت و برہان باشد
کہ باشد مشتمل بر امر و نہی
یقیناً دان ہمیں دین است قائم
بگوید آنکہ او مردود گشتہ
چہ باشد فرق من از غیر مسلم
غلام مصطفےٰ بد امتی بود
ہمے دانم نبی وہ کام کاہے
وہ باقی اولیاء سا امتی ہے
چرا در ظل او نقصے فرود وہ
منور کے شدے خلق از جمالش
پئے تجدید دین بر ایں صد آمد
علو شان آں برحق پیمبر
نہ ایں مخصوص بہر میرزا بود
نہ بود از جانب مولا مجدد
ز یوشع ابن نون تا لارڈ عیسیٰ
ز بعدش داشت ہر مرسل خلافت
نہ بد در دین او الا مجدد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ کارشان تجدیدی بود — مگر قرآن نبی کل را بفرمود
پس اینجا حضرت موعود احمدؑ — مجدد نبی اللہ نباشد
چرا آخر کدام امریست مانع — اگر شارع نباشد بلکہ تابع
چہ خوش گفتہ است آں بی بی حمیرا — بیا کن گوش الآن قول وے را
بگو ختم النبیین بُد محمدؐ — مگو مطلق نبی ہرگز نباشد
ہمین بود و ہمین ہست اعتقادم — شہادت ختم شد دل گشت شادم

دو لطیف نوٹ

از بابو نبی بخش صاحب سب پوسٹماسٹر میریان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - التماس آنکہ دو نوٹ ایک دربارہ وفات حضرت مسیحؑ منقول از ملفوظات حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رح - دوسرا دربارہ کفر و اسلام برائے غیر مبائعین بغرض اندراج اخبار ارسال ہیں۔

وفات مسیح

"صاحب رزیڈنٹ دہلی حضرت کی ملاقات کو آئے - اور عند التذکرہ بیان کیا - کہ ایک بات میں پوچھتا ہوں - کوئی جواب اس کا نہیں دیتا - مثلاً ایک شخص مسافر جاتا ہے اور راستہ بھول گیا - اس نے دیکھا کہ ایک آدمی سوتا ہے - اور ایک بیٹھا ہے - پس یہ راستہ کس سے دریافت کرے آپنے فرمایا - کہ **راستہ واسطے چلنے کے ہے - نہ واسطے بیٹھنے کے** - اس تیسرے آدمی کو چاہیئے - کہ وہاں بیٹھے - جب سونے والا جاگ اُٹھے - تو اسوقت دو نو راستہ پوچھ کر چلے جاویں"۔

(مجموعہ کمالات و کرامات عزیزی مطبوعہ مجتبائی پریس صفحہ ۶)

ہمارے غیر احمدی بھائی محض سلف صالحین کے نام کے پوجاری ہیں - جب کبھی ان بزرگوں کا قول یا عمل پیش کیا جائے - تو وہ ہرگز اُس کی طرف التفات نہیں کرتے - اب دیکھئے کہ کس عجیب و غریب پیرایہ میں شاہ صاحب موصوف نے رزیڈنٹ کے سوال کا جواب دیکر اور یہ فرما کر کہ راستہ واسطے چلنے کے ہے - نہ واسطے بیٹھنے کے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے اس کو لاجواب کر دیا۔

مگر ہمارے پادریوں کے معاون بھائی بلا کسی قوی دلیل کے حضرت مسیح کے بیٹھنے یعنی زندہ ہونے پر مُصر ہیں - حالانکہ شاہ صاحب کے جواب کی قرآن کریم بھی تصدیق کرتا ہے - اور ساٹھ آیات سے حضرت مسیحؑ کی وفات ثابت ہے۔

ہاں یہاں یہ بتا دینا بھی بیجا نہ ہوگا - کہ سونیوالا حسب منطوق آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ برنگ بروزی احمد قادیانی علیہ السلام کے لباس میں جاگ اُٹھا ہے - تمام گم شدگان صراط مستقیم کو چاہیئے - کہ اُس سے راستہ دریافت کر کے چلیں - اور منزل مقصود کو حاصل کریں - ورنہ روز جزاء کے دن اُنھیں بیگانوں کی صف میں آکر یا لیتنی کنت تراب کہنا پڑے گا - اللہ اللہ قرآن شریف میں کیا کیا عجائب اسرار پنہاں ہیں - اور وہ اپنی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے کسی دوسری چیز کی مدد کا حاجتمند نہیں ہے - چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کا سال بھی بحساب جمل اسی متذکرہ بالا آیت میں بتا دیا ہے یعنی ۱۲۷۵ چنانچہ خدا کا برگزیدہ مرسل مرزا غلام احمد اسی سال میں خدا تعالیٰ سے وحی پاکر مبعوث ہوا - اور اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے مشغول ہو گیا۔

ایک نکتہ

عجیب لطف یہ ہے - کہ حضرت مسیح ناصری کا سن ولادت بھی ۱۲۷۵ ہی ہے - اور واقعہ صلیب ۱۳۱۵ عمر ۱۲۷ سن وفات ۱۴۰۲ جس کو انشاء اللہ کسی دوسرے وقت قرآن شریف سے بوضاحت تمام ثابت کیا جائیگا۔

دوسرا نکتہ

حضرت شاہ صاحب موصوف کے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث کا ایک کشف جو حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں درج فرمایا ہے - کہ اُن کو تاریخ ظہور مہدی کشفی طور پر **چراغدین** کے لفظ میں بحساب جمل منجانب اللہ معلوم ہوئی تھی - یعنی ۱۲۶۸ مگر فن جمل کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ بعض اوقات کسی لفظ کے اعداد نکالنے کے بعد اُس کے حروفوں کو بھی بیچ میں جمع کر لیا جاتا ہے چنانچہ یہاں بھی اسی طرح ہے - ۱۲۶۸ تو اعداد ہوئے - اور چراغدین کے ۷ حروف ہر دو ملکر ۱۲۷۵ - بھلا جو بات منجانب اللہ ہو - وہ کیسے غلط ہو سکتی ہے۔

تیسرا نکتہ

اسی کشف میں ایک عجیب نکتہ نام چراغدین ہے عموماً یہ نام پنجابیوں کے ہوتے ہیں اس سے بتانا یہ مقصود تھا - کہ مہدی پنجابی ہوگا - اور ۱۲۷۵ میں اسکا ظہور ہوگا - دراصل اس صحیح کشف کا ماخذ بھی آیت مرقومہ بالا ہی ہے - گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی حضرت مسیح ناصری کی ولادت اور ظہور مہدی کا یہی سال ۱۲۷۵ ہے - پس تمام الٰہی وعدے سچے نکلے - مبارک ہے وہ جس نے چودھویں کے چاند کی روشنی سے فائدہ اٹھایا - اور ہلاک ہوا وہ جس نے باوجود چاند نکلنے کے اپنے تئیں ظلمت میں رکھا۔

منکرین مسیح موعود کا کفر

اے مخدوم و مکرم ایں سلسلۂ خداست و بنائے است از دست قادرے کہ ہمیشہ کارہائے عجائب ے نماید او از کاروبار خود پرسیدہ نے شود کہ چرا چنیں کردی .... و صادر الہام خود آدم نام نہادہ و گفت اردت ان استخلف فخلقت آدم - چراکہ میدانست کہ من نیز مورد اعتراض اتجعل فیھا من یفسد وفیھا خواہم گردید - ہر کہ مرا مے پذیرد فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سرمے پیچد ابلیس است نہ آدمی ایں قول خدا گفتہ نہ من - الخ - (ضمیمہ سراج منیر صفحہ ۵)

کیا کوئی غیر مبائعین سے اس کا جواب دیگا - کہ بھلا حضرت مسیح موعود کو نہ ماننے والا کسطرح مومن کہلا سکتا ہے۔

ایک خط کا جواب

(از سید ارشد احمدی لکھنوی)

اخویم جمیل! السلام علیکم - والا نامہ شرف صدور لایا - مسرت ہوئی - یاد آوری کا شکریہ - آپکا ایک لفافہ مدت سے بحس میں پڑا تھا - لیکن ابھی تک کچھ ایسے امور پیش آتے رہے - کہ جواب نہ لکھ سکا - اب سنئے ہے - کہ آپنے اُس خط کے ایک سوال کو اپنی فتحیابی کا سارٹیفکیٹ تصور فرما کر مولوی عبدالحکیم صاحب سے بہت کچھ مبالغہ آمیز واقعہ بیانی کی ہے - جیسا کہ وہ اپنے سفرنامہ میں النجم کے ذریعہ تحریر فرما چکے ہیں - کہ "ہمارے ایک دوست نے ایک قادیانی صاحب کو خط لکھا تھا جسمیں انھوں نے نہایت مدلل طور سے یہ ثابت کیا تھا - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا بالکل محال ہے - مگر افسوس کہ قادیانی دوست نے اسکو بُری طرح ہضم کیا" - آج اتفاق سے آپکا وہ خط مجھے ملگیا - اس لئے مناسب معلوم ہوا - کہ اُسکا جواب درج اخبار کر دوں - آپ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں ہر طرح کا سبق ملسکتا ہے - اور آپکے حالات ہر طرح سے محفوظ ہیں - اور کل کے کل نمونے خواہ وہ اعمال کے متعلق ہوں یا اخلاق کے - آنحضرت کے وجود باوجود میں نظر آتے ہیں - اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو تمام دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے - اس لئے آپکے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں - میرے خیال میں یہ بات بالکل درست ہے کہ رسول کریم صلعم کی ذات بابرکات میں تمام انبیاء سے بڑھکر خوبیاں موجود ہیں - اور وہ شعر بہت ہی درست ہے - جو کسی نے آنحضرت صلعم کی شان میں تحریر کیا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مگر پھر بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا - کہ آئندہ کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے میں نے مانا کہ آنحضرت صلعم کو قرآن شریف میں اسوۂ حسنہ کہا گیا ہے - لیکن اسوۂ حسنہ ہونے سے یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی - کہ آپکے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں - دیکھو قرآن شریف میں صاف طور پر موجود ہے - کہ قرآن مجید کے ماننے والوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے ہمراہی اسوۂ حسنہ.....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ صاحب کی حلفیہ شہادت کی حقیقت

(از حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ)

خواجہ کی دینی خدمت

خواجہ صاحب نے مومنانہ طریق اور حسن ظنی سے اعراض کرکے بدظنی کی بناء پر اپنے ٹریکٹ بنام "احمدی جماعت میں مقدمات" میں حضرت مرشدنا میاں صاحب کی ذات بابرکات پر بہت بیجا حملے کئے ہیں۔ اسکا اصلی جواب تو اس مقتدر ہستی پر چھوڑتا ہوں جس نے لاتقف مالیس لك به علم ارشاد صادر فرمایا ہے۔ اور میں بتوفیقہ تعالیٰ خواجہ صاحب کی بعض خامیہائے دلائل کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کچھ عرصہ سے اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اگر ان کا انتخاب کردہ ایک سو احمدی اپنی حلفیہ وجدانی شہادت اس امر کی دیدے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود کو ان کی زندگی میں نبی اللہ نہ سمجھتے تھے۔ تو بس یہ قطعی فیصلہ ہے۔ کہ جناب مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ نہیں ہیں۔ اور ایسا فیصلہ بہ ثبت ان حلفیہ شہادتوں کے خواجہ صاحب شائع کردیں گے۔ تاکہ آئندہ آنیوالی نسلوں کو ایک قطعی فیصلہ ہاتھ آجائے۔ اور لوگوں کو اس مسئلہ کے متعلق حضرت ممدوح کی کتب کے مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ یہ ایک بڑی دینی خدمت ہے۔ جس کی سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور ان کی رائے کی تائید نہ کرنے والا ارشاد قرآنی لاتکتموا الشہادۃ کی خلاف ورزی کا مجرم ہے۔

دینی خدمت کی حقیقت

سبحان اللہ اس بندہ خدا کو کچھ عرصہ سے جو سوجھتی ہے۔ الٹی ہی سوجھتی ہے ابھی چند روز ہوئے۔ کہ ان کے نزدیک احمدیت کا ذکر سم قاتل تھا۔ پھر یہ کوشش ہوئی۔ کہ وعظوں اور لکچروں میں حضرت مسیح موعود کا ذکر نہ کیا جاوے۔ حتیٰ کہ ان کے پبلک ٹریکٹوں اور رسالوں میں بھی حضرت ممدوح کا ذکر تک نہ کیا جاوے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب ان کے قبلہ اور امیر نے ان دنوں پہلے پارہ کے تفسیری نوٹ بڑی تقطیع کے ۹۶ صفحوں پر شائع کئے ہیں۔ اس میں حضرت امامنا مسیح موعود علیہ السلام کا اشارتاً ذکر کرنا بھی اپنے پر حرام کرلیا ہے۔

کیوں نہ ہو۔ روحانی فرزندوں کی یہی حقیقت ہوا کرتی ہے۔

شرم!

شاید اس کا باعث یہ ہو۔ کہ ان کے نزدیک اسلام صرف توحید ہے جیسا کہ آیت قل اللہ ثم ذرھم۔ ان کے معنوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ (بمفہوم راقم) اور قرآن کریم کے تفسیری نوٹوں میں حضرت مسیح موعود نبی اللہ کا ذکر موجب شرک ہو۔ یا اپنا پہلا منصوبہ پورا کرنا مقصود ہو۔ جو ایڈیٹر وطن کی تحریک پر حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔ کہ اگر حضور کا نام رسالہ ریویو سے نکالدیا جاوے۔ تو ساری اسلامی دنیا خریدار رسالہ ہوجائیگی۔ اور کما حقہ اشاعت اسلام ہوسکتی ہے۔ جسپر حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ مجھے نکالکر کیا اسلام پیش کروگے۔ خیر وہ وقت تو گذرا۔ لیکن یہ رائے مسیح موعود کی ان کے نزدیک معاذ اللہ محض غلط تھی۔ اور اسی لئے اب اپنا وہ موہومہ اسلام پیش کرتے ہیں جس میں حضرت اقدس کا ذکر کرنا شرک فی النبوۃ ہے۔ یا شرک فی التوحید۔ یا اپنی پچ اور ضد واللہ اعلم بالصواب۔

اس خدمت دینی کی انتہا

اب خواجہ صاحب اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب کو بھی درمیان سے نکالدیا جائے۔ خواہ مخواہ لوگ حضرت صاحب کے نام سے چڑتے ہیں۔ اور اسطرح سے یہ بھی ان کے موہومہ اشاعت اسلام میں روک ہے۔ واہ صاحب روحانی سپوتر ہوں تو ایسے ہی ہوں۔

وجدانی شہادت کی کچھ حقیقت نہیں

میں کہتا ہوں۔ کہ ایکسو نہیں۔ ایک ہزار احمدی بھی اپنی حلفیہ وجدانی شہادت دیدے کہ حضرت مسیح موعود نبی اللہ نہیں ہیں۔ تو بھی یہ وجدانی شہادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریری شہادت کے مقابلہ میں ہیچ محض ہے۔ جسکی تائید میں قرآن کریم۔ احادیث نبویہ الہامات حضرت اقدس۔ مکاشفات واقوال اکابرین امت کا ایک لشکر جرار کھڑا ہوا ہے۔

میں احمدی بھائیوں پر بھی بدظنی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بعض نے حضور ممدوح کی زندگی میں آپکو نبی اللہ نہ یقین کیا ہو کیونکہ بعض وقت اللہ تعالیٰ کی کسی مخفی حکمت کے ماتحت ایسا ہوجاتا ہے۔ کہ بعض مسائل باوجود بدیہی ہونے کے ایک وقت تک پردہ اخفا میں رہتے ہیں۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل قرآن مجید کی محکم آیت ہے۔ جو حضرت عمر رضہ نے کئی دفعہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُنی ہوگی۔ اور کئی دفعہ آپ تلاوت کی ہوگی۔ مگر حضرت نبی کریم کی وفات کے متعلق ان کا عقیدہ وہی تھا جو انھوں نے وفات کے موقعہ پر ظاہر کیا۔ پھر حضرت صدیق اکبر کے سمجھانے سے سمجھ آگئی۔

وفات عیسیٰ آج تک مخفی رہی!!

دُور کیوں جائیں۔ ہماری احمدیت کی بنیادی اینٹ وفات عیسیٰ علیہ السلام ہی کو لو۔ کسقدر مہتم بالشان اور ضروری مسئلہ ہے لیکن قرون اولیٰ سے لیکر ہمارے زمانہ تک کسقدر گوشہ اخفا میں رہا ہے اور اسی مسئلہ کی طفیل ہزارہا مسلمان ارتداد کا شکار ہوچکے ہیں۔ اور ابھی بس ہونے میں نہیں آتی۔ تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی اصلاح کی خاطر ایک نبی (کم از کم بقول آپکے عظیم الشان مجدد ہی سہی) مبعوث فرمایا۔ اس کی تائید میں ہزارہا نشان ظاہر کئے۔ کہ لوگ اس کو راست باز مانیں۔ اور اس مشرکانہ عقیدہ حیات مسیح سے باز آئیں۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ کیا حال ہے۔ آپکی طرح اگر وجدانی شہادت کو معتبر سمجھا جائے۔ تو قرآن کریم کی صریح نصوص کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ ابھی کروڑہا آپکے بھائی آپ کی طرح وجدانی شہادت کو معتبر سمجھتے ہیں۔ اور نصوص قرآنیہ کو ان کی تابع کررہے ہیں۔ اور آپ کیطرح اسی بات پر مصر ہیں۔ کہ پہلے لوگ غوث قطب وغیرہ تم سے بہتر قرآن جانتے تھے۔ تم آج نئے معنے کہاں سے لے آئے ہو۔ آخر قرآن کریم کی تحریری شہادت ہی ہے۔ جو سچا فیصلہ کرتی ہے۔

خواجہ صاحب! اب بھی صحیح فیصلہ کے لئے قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حکم وعدل کی تحریرات کیطرف رجوع کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ آپ لوگوں کے وجدان کوئی شرعی حجت نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔

مباہلہ فیصلہ کن حجت ہے

اس کے بعد بس مباہلہ ہی ہے۔ جسکو آپ عجز از دلائل پر منسوب فرماتے ہیں۔ انبیاء اور اہل اللہ کی آخری اور فیصلہ کن حجت ہمیشہ سے یہی رہی ہے۔ اور اسی کو سنت اہل اللہ پر حضرت میاں صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آپکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس کو آپ حیلوں بہانوں سے ٹالنا چاہتے ہیں۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کو چونکہ نئی نئی باتیں جنکا کتاب اور سنت میں کوئی ذکر تک نہ ہو۔ ایجاد کرنے کی عادت ہے۔ مباہلہ کے لئے بھی ایک شرط گھڑ ماری ہے۔ لکھتے ہیں "مینے تو ادھر سمجھ لیا ہے کہ میرے نزدیک خدا کے حکم کے سوا مباہلہ کرنا ٹھیک نہیں"۔

مباہلہ یقین کی بناء پر ہوتا ہے

لیکن معلوم نہیں۔ کہ جناب مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں اپنے ایک مرید کے مباہلہ کو اپنی صداقت کے نشان میں پیش کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ زیر سرخی "فیصلہ بذریعہ مباہلہ کا ایک اور تازہ نشان" نشان ۲۰۷۔ ذیل میں وہ مباہلہ درج کیا جاتا ہے۔ جو ہماری جماعت کے ایک ممبر منشی مہتاب علی صاحب نے فیض اللہ خان بن ظفر الدین احمد سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور کے ساتھ ۱۲۔ جون ۱۹۰۶ء کو کیا تھا۔ اور جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فیض اللہ خان اپنی خواہش کے مطابق مرض طاعون میں گرفتار ہوکر ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم بیساکھ سمت ۱۹۶۳ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہوا۔ بلکہ اپنے بعض دیگر عزیزوں کو بھی لے ڈوبا۔

مولوی صاحب کو معلوم ہوگا۔ کہ منشی مہتاب علی نے کسی الہام الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی کا غلط دعویٰ

کی بناء پر یہ مباہلہ کیا تھا۔ یا صرف اپنی ایمانی مضبوطی کی بناء پر۔

مولویصاحب! ایسے دعاوی کرنے آپکے شایان شان نہیں۔ ناحق کی ندامت ہے ابھی چند روز ہوئے ایسا ہی آپکا ایک دعوے پیغام اخبار میں دیکھا تھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب میں کوئی رسول نہیں ہوا۔ جو کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ خانہ کعبہ جس کی طرف مسلمان منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جو شہر مکہ معظمہ میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلواۃ والسلام کا بنا کردہ ہے اور صفا و مروہ دو پہاڑیاں جن کے درمیان سعی کرنا یعنے دوڑنا شعائر حج سے ہے۔ اور یہ سعی حضرت مائی ہاجرہ اور اُن کے مقدس بیٹے جناب اسماعیل علیہ الصلواۃ والسلام کی یادگار ہے۔ کیا یہ عرب میں نبی نہیں گذرے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ سید میر محمد اسحاق صاحب فاضل نے اسپر مفصل مضمون تحریر فرمایا ہے ؎ آدمی را زبان کند جوز بے مغز را سبکساری۔

آؤ مباحثہ ہی کرلو

اخیر میں میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ جیسا کہ پچھلے دنوں میں مباحثہ کی تجویز ہو ہو کر داخل دفتر ہو گئی تھی۔ اُسی مسل کو برآمد کر کے خدا کے واسطے۔ خدا کے خوش کرنے کے واسطے۔ قرآن کریم احادیث نبویہ و تحریرات حضرت اقدس وغیرہ کی بناء پر بتراضی فریقین مباحثہ کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کریں مگر اس میں بھی ایک مشکل ہے۔ جو آپکو میدان میں آنے سے مانع ہے آپکے ٹولہ میں قرآن و حدیث کا عالم کوئی نہیں۔ بہرحال کچھ ہو۔ آپ پر حجت پوری ہے ؛

ایڈیٹر اہلحدیث کے ایک سوال کا جواب

(از فاضل اجل مولوی سید سرور شاہ صاحب سلمہٗ)

مثیل یہود

چودھویں صدی کے مولویوں کی حالت مسیح موعود کے انکار کے باعث تو ان یہودیوں کی حالت کیطرح تعجب انگیز ہو گئی ہے جنھوں نے اسی قدر عرصہ موسیٰؑ کے بعد خدا کے مسیح کے انکار اور مخالفت سے اپنے آپکو مورد غضب الٰہی اور ملعون بنایا تھا۔ لیکن امرتسری مولوی کی حالت سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے۔ حق کی مخالفت کا تو اس نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے لیکن جب حق پر کوئی وار کریگا۔ تو ایسا ہی اندھا ہو کر کریگا۔ کہ اس کا پہلا شکار آپ ہی ہو گا ؛

اخبار فاروق کے کسی پرچہ میں مقلدین کے غیر مقلدین سے چند سوال درج کر کے اخیر میں یہ لکھا تھا۔ کہ ان روائتی اور مولویانہ بحثوں سے نہ آج تک کوئی فیصلہ ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہو گا۔ بلکہ فیصلہ کی راہ یہ ہے۔ کہ حَکَم عدل آگیا ہے۔ اُس کو مان لو۔ کہ سب جھگڑے فیصل ہو جائیں ؛

خدا کا مقرر کردہ حَکَم اختلافی مسائل میں فیصلہ کرتا ہے

اور اسکا مقصد بالکل ظاہر تھا۔ کہ ایسے مسائل میں فریقین اپنے اپنے دلائل پیش کرتے اور ان سے اعتراضات کو اٹھاتے اور فریق ثانی کے دلائل پر اعتراض کرتے رہے ہیں۔ مگر اس سے فیصلہ نہیں ہوا کرتا۔ تو پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم آتا ہے۔ جس کی خدائی نشانوں کے ساتھ تائید کیجاتی ہے۔ اور اس کے منجانب اللہ ہونیکا ثبوت آیات بینات کے ساتھ خداوند تعالےٰ خود دیتا ہے جسکو خداوند تعالےٰ نے کفیٰ باللہ شہیداً کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ تو جب خدائی شہادتوں کے ساتھ اس کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ تو پھر ان مختلف فیہا امور کی نسبت جو کچھ وہ خدا کا منشاء بتاتا ہے۔ اور ان میں جو کچھ اسکا ارشاد اور عمل ہوتا ہے۔ اسکا بھی منشاء الٰہی کے مطابق ہونا ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ جب خدائی شہادتوں کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ کہ خداوند تعالےٰ اس سے راضی ہے۔ اور اس نے اس کو لوگوں کی ہدایت کے لئے راہبر مقرر فرمایا ہے۔ اور اس کی رضا محض اسی وجہ سے ہوا کرتی ہے کہ کسی کے اعتقاد اور عمل اُس کے منشاء کے مطابق اور اس کو پسند ہوں۔ ورنہ اگر اس کے بعض عقائد گندے ہیں۔ یا اس کے اعمال الٰہی منشاء کے خلاف ہیں۔ اور پھر بھی خدا اس کو لوگوں کے لئے ہادی اور اسوہ قرار دیتا۔ اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت پر شہادت دیتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ خداوند تعالےٰ ایک گندے آدمی سے بھی پیار کرتا ہے۔ اور خود لوگوں کو گندگی کیطرف راہ نمائی کرتا ہے۔ پس خدائی شہادتوں سے کسی کا منجانب اللہ مبعوث ہونا اس کے سب عقائد اور عمل کو الٰہی منشاء کے مطابق ثابت کرا دیتا ہے۔ تو جب کوئی ایسا حکم خداوند تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ تو جو لوگ خدائی شہادتوں کے مطابق اس کو الٰہی حَکَم اور ہادی تسلیم کر لیتے ہیں۔ اُن کے لئے تو اُس کا قول و عمل فیصلہ کن ہو جاتا ہے اور ان کے لئے ان مولویانہ لغو بحثوں کی کوئی ضرورت نہیں رہتی پر جو لوگ اس کو حکم ہی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ تو اس کے قول و عمل کو فیصلہ کن تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ بھی مولویانہ لغو طریق سے فیصلہ کرے۔ لیکن الٰہی شہادتیں اُن پر حجت ہوتی ہیں ؛

عُلماءِ حال کا حال

مگر جیسا کہ کسی مسجد کے ملاّں کا قول مشہور ہے۔ کہ دو اور دو چار روٹیاں اسی طرح یہ مولوی صاحب اُٹھتے اور کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کہاں فیصلہ کیا ہے۔ اور اوروں کا کیا فیصلہ کرتے۔ اُن کی تو اپنی جماعت کے دو گروہ ہو گئے ہیں۔ اور دونوں انہی کے اقوال کو پیش کرتے ہیں"۔ اور نہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ الٰہی حکم کے فیصلہ کے کیا معنے ہیں۔ اور نہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ جو کچھ میں مخالف کو کہہ رہا ہوں کہیں مجھ پر ہی تو اُلٹ کر نہیں پڑتا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کے دو ٹکڑے بقول مولویصاحب ہونے سے مرزا صاحب حکم نہیں رہتے۔ اور سچ ہے تو آنحضرتؐ تو جن کی اُمت ۷۲-۷۳ ٹکڑے ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک فرقہ قرآن و حدیث ہی کو پیش کرتا ہے۔ بطریق ادلے احکم نہ رہے۔ اور وہ فیما کانوا فیہ یختلفون میں کیا فیصلہ کرتے جبکہ انہی کی اُمت ۷۳ فرقہ بن گئی۔ اور انہی کی حدیث کو پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ خداوند تعالےٰ بھی جناب مولوی صاحب کے الزام سے بری نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اس نے تو رسولؐ اور کتاب اس لئے بھیجے تھے کہ پہلی اُمتوں میں جن امور میں اختلاف تھا۔ ان کا فیصلہ کر دے لیکن اس نے کیا فیصلہ کرنا تھا۔ جبکہ وہ جماعت جو کہ قرآن اور رسولؐ کو ماننے والی تھی۔ وہ خود ہی ۷۳ فرقہ ہو گئی۔ اور ہر ایک فرقہ اسکی کتاب اور رسولؐ کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ مولوی صاحب تو بڑا قہقہہ لگا کر کہا کرتے ہیں۔ کہ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔ لیکن ہماری طرف سے بدون قہقہہ کے یہی عرض تصوّر فرمالیں۔ دہریہ تو ایسی باتیں کرے۔ تو قابل تعجب نہیں۔ مگر نہایت تعجب کی بات ہے۔ کہ یہ مولوی اور موحد کہلا کر پھر ایسے گندے الزام خداوند قدوس اور اُس کے رسولؐ پاک پر کیوں لگاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ

(۱) علماءِ خلف :۔ مصنفہ ایڈیٹر اہلحق۔ موجودہ زمانہ کے علماءِ سوء کا اصلی فوٹو معہ تمام انجمنوں و مدارس کے ابتر حالات کے جو اُن کی ہی تحریروں سے کھینچا گیا ہے۔ اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جنکا جواب نہ ہوا۔ نہ ہو سکے۔ قیمت ۸ر

(۲) ثنائی فرار و مباہلہ سے انکار :۔ ثناءاللہ امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام بھی ثناءاللہ نے زبان سے نہیں لیا۔ جواب تو درکنار ؛ قیمت ۰۳ر

(۳) فیصلہ الٰہی و ثنائی روسیاہی :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا بیان مولوی ثناءاللہ اینڈ کو کے جملہ مکائد کی پوری پردہ دری کر کے خاتم الخلفاء رجری اللہ فی حلل الانبیاء کے حق میں فیصلہ الٰہی کا مسلمہ خصم مسکت و مکمل جواب :۔ قیمت ہر دو حصہ ۷ر۔ (فاروق بک ایجنسی قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا صاحب کے ساتھ دینے سے خدا اور رسولؐ پر بھی یہ مولوی صاحبان ناراض ہوگئے ہیں۔ اس لئے جو اعتراض حضرت مرزا صاحب پر کرتے ہیں۔ توچن کر ایسا ہی کرتے ہیں۔ جو کہ یک تیر و دو فاختہ کی بجائے یک تیر و سہ فاختہ کا مصداق ہو۔ اور حضرت مرزا صاحب سے پہلے براہ راست خداوند عالم اور سیدنا افضل الرسلؐ پر جائے ؛

واہ رے حق کی مخالفت۔ تو بھی خوب انسان کو اندھا اور محن کش بنا دیتی ہے جسطرح بعض مولوی صاحبان نے اہل اسلام کے خلف الصدق ہونے کا نشان اور ثبوت یہ قرار دیا ہوا ہے۔ کہ اٹھتے ہی مخالف پر ایک ایسا تیر چلا دیں۔ جو براہ راست ان کے باپ دادا کے خدا اور رسولؐ پر جا پڑے۔ اسی طرح مولوی صاحب نے اس کے بعد اپنے اہل حدیث ہونے کا ثبوت اس طور پر دیا ہے۔ کہ احمدیوں سے ایک سوال کیا ہے۔ جس کو انشاء اللہ مع الجواب ہم آگے لکھیں گے۔ پر اس سوال سے پہلے آپ لکھتے ہیں۔

ایڈیٹر اہلحدیث کا اپنے سلف کے خلاف چلنا

"ہم دونوں فریقوں سے سوال کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ جو **منطقی اصطلاح میں ہوگا** تاکہ سوال مذکور **علمی طریق** پر اچھی طرح حل ہو جائے"۔

پہلے اہل حدیث جیسے حضرت امام ابن تیمیہ رح وغیرہ تو منطق اور اس کی اصطلاحوں کی مذمت اور تردید کرتے رہے۔ اور لوگوں کو اُن کی اصطلاحات کی پیروی سے روکتے رہے۔ اور اس علم کو جہل اور اس علم والے کو جاہل کے ساتھ تعبیر کرتے رہے ہیں لیکن ان کے ایک خلف الصدق اٹھتے ہیں۔ اور منطقی اصطلاحات کے اسقدر دلدادہ ہوتے ہیں۔ کہ نبوت جیسے اسلامی مسئلہ کو بھی بجز منطقی جامہ پہنانے کے نہ زبان پر لا سکتے ہیں۔ اور نہ کان سے سن سکتے ہیں۔ اور نہ اُن کے روشن دماغ میں وہ بدوں اس منطقی پچکاری کے داخل ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ منطقی اصطلاحات میں ہوا۔ تو علمی طریق پر حل ہوگا۔ اور اگر قرانی اور حدیثی اور اسلامی اصطلاحات میں ہوا۔ تب علمی طریق پر نہیں۔ بلکہ جہلی طریق پر حل ہوگا ؛

بلا اجازت سوال

مولوی صاحب نے تو اجازت سوال فریقین سے مانگی تھی۔ مگر شاید مولوی صاحب کے ہاں برہمن کی چھلیاں توڑنے والی مشہور اجازت کا طریق مروج ہے۔ کہ اجازت مانگتے تو دوسرے ہیں۔ پر اُس سے پہلے خود بدولت ہی اجازت دیدیتے ہیں۔ جسطرح وہ برہمن جاٹ کی اجازت سے پہلے خود ہی اجازت دیکر چھلیاں توڑ لیتا تھا۔ اسی طرح فریقین کی اجازت سے پہلے خود بدولت نے اجازت دے کر سوال کر ہی دیا ؛

اہلحدیث کا سوال

اور وہ اُن کی عبارت میں یہ ہے "کہ آنحضرتؐ × × جو نبوت مرزا کے لئے واسطہ ہیں۔ تو یہ واسطہ فی العروض ہے۔ یا واسطہ فی الثبوت واسطہ فی الثبوت کی دو قسمیں ہیں۔ جو اہل علم سے مخفی نہیں۔ پس آپ صاحبان اس واسطہ کی تعیین کریں۔ تکہ نبوت مرزا کا مسئلہ کم سے کم ہماری سمجھ میں تو آجائے"۔

اچھا مولوی صاحب جب کہ پدری اور مادری زبان اور اسلامی اصطلاحات میں سمجھنے سے عاجز اور محروم ہیں۔ یا کم از کم عجز ظاہر کرتے ہیں۔ اور منطقیوں کے فضلہ پر ہی حصر اور قصر کرتے ہیں۔ تو ہم بھی مجبوراً انہی کا مرغوب خاطر ان کے آگے پیش کر دیتے ہیں ؛

جواب

شرح مطالعہ میں موضوع المنطق کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "العرض الذاتی وھو الذی یلحق الشیئ لماھو ھو یلحقہ بلا۔ بواسطۃ جزیہ او یلحقہ بواسطۃ امر خاص مساو واما ما یلحق الشیئ بواسطۃ اعم او بواسطۃ اعم فاد، یسمی عرضاً ذاتیا بل غریباً انتہی ملخصاً۔ اسپر لکھا ہے کہ بعض افاضل نے چھٹی قسم زائد کی ہے۔ اور یہ وہ ہے۔ جو بواسطۂ اعم مباین لاحق ہو۔ پھر شیخ سے نقل کیا ہے۔ کہ واسطہ مباین نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شیخ نے وسط کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ ما یقرن بقولنا لانہ حین یقال لانہ کذا۔ اور پھر ایک اعتراض کیا۔ اور اس کا جواب دیا ہے۔ اور اخیر میں لکھا ہے۔ والتشبیہ انما نشأت من عدم الفرق بین الوسط فی التصدیق وبین الواسطۃ فی الثبوت والشیخ صرح بذالک فی کتاب البرھان من منطق الشفاء"۔ جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ واسطہ فی العروض اور واسطہ فی الثبوت بالمعنے الاوّل والثانی میں ہی واسطہ منحصر نہیں۔ بلکہ ان کے سوا ایک اور واسطہ بھی ہے جسکو واسطہ فی التصدیق کہا جاتا ہے۔ اور اس کا دوسرا مشہور نام واسطہ فی الاثبات ہے۔ اور قاضی مبارک وغیرہ نے اس کو اسی مشہور نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب ائمۂ منطق کو واسطہ فی الاثبات اور واسطہ فی الثبوت میں اشتباہ ہوتا رہا ہے تو پھر اہل حدیث کا کوئی بے وفا کس شمار میں ہوگا۔ کوا چکور کی پوری چال کب سیکھ سکتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ واسطہ فی الاثبات کا احتمال نہ تھا۔ اس لئے اسکو ذکر نہیں کیا۔ تو یہی وجہ واسطہ فی الثبوت کی دوسری قسم میں موجود ہے۔ جس میں واسطہ سفیر محض ہوتا ہے۔ اور مافیہ الواسطہ کے ساتھ بالکل وہ واسطہ متصف نہیں ہوتا۔ بلکہ ذی الواسطہ ہی اس کے ساتھ متصف ہوتا ہے کیا کسی مسلمان اور امت محمدیؐ کہلانے والے کی نسبت یہ احتمال ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سید الرسل کو نبوت و رسالت میں وہ واسطہ قرار دے۔ جو کہ سفیر محض ہوتا ہے۔ اور بلفظ دیگر یہ کہے کہ آنحضرتؐ کے ذریعہ سے فلاں شخص تو نبی اور رسول ہو گیا ہے۔ لیکن خود آنحضرتؐ نبوت اور رسالت سے خالی اور مجرد تھے۔ پس جسطرح کہ جسمانی سراج منیر جسمانی قمر کے منیر بنانے میں واسطہ فی الثبوت اس معنے سے ہے۔ کہ دونو انارت کے ساتھ متصف ہیں۔ اسی طرح روحانیت کا سراج منیر (محمدؐ) روحانیت کے قمر (احمدؐ) کے منیر بنانے میں واسطہ فی الثبوت اس معنے سے ہے۔ کہ دونو انارت (نبوت و رسالت) کے ساتھ حقیقۃً متصف ہیں۔ اور قرآن مجید نے آنحضرتؐ کو سراج منیر قرار دیکر اسی مسئلہ کو حل کر دیا ہوا ہے۔ اور الہامات میں بھی احمدؐ کو قمر اور بدر قرار دیکر اسی حقیقت کو آشکارا کیا ہے۔ شاید اب مولوی صاحب کی سمجھ میں آجائے ؛

رسالت کے خط کا جواب

از کبیر الدین احمد لکھنوی

مکرمی ایڈیٹر صاحب "رسالت" سلامت۔ السلام علیکم!

مخفی نہ رہے کہ مجھے رسالت سے الفت یوں پیدا ہوئی۔ کہ اس اخبار نے زمانہ بمصداق و اذا الصحف نشرت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود نبی اللہ کا پایا ہے۔ ملائکہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو اللہ تعم بخشے۔ کیسی مسرت اور لذت حاصل ہو۔ کہ جو تمام جہان کے صاحب اخبار بھی رسالت مسیح محمدیؐ پر ایمان لاویں۔ کہ جو بموجب حکم مخبر صادقؐ حاکم عادل نبی بھی ہے۔ فیکم وامامکم منکم والی حدیث میں مسیح محمدیؐ کے مرتبہ کا احوال آپ کو ملیگا۔ سو آپ بموجب فرمان الٰہی مسیح ناصری کی وفات پر ایمان لا کر آٹھ یوم سے پہلے تیار ہو جائیں۔ یہ میں نہیں کہتا۔ کہ آپ علامہ مولوی ابو الکلام صاحب سے اُس خط کی بابت دریافت نکریں۔ کہ جو علامہ مذکور نے مجھے بھیجا ہے اور آپ تو اہل سنت ہیں۔ اب دریافت کی بھی کیا حاجت۔ جب کہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۶ء کے رسالت میں مولوی مسٹر قطب الدین صاحب نیئر البلاغ نے بھی آپ کو تبلیغ کرتے ہوئے علامہ ماہر کلام ابو الکلام صاحب کی قوت اجتہادی آپ پر ظاہر کی۔ اور اسمیں کیا شک ہے۔ کہ مولوی ابو الکلام صاحب نے آیت کریمہ انی متوفیک سے تمسک کیا ہے وفات مسیح پر۔ انکا وہ دستی صحیفہ آشیانہ کبیر میں بحمائت پروردگار محفوظ ہے۔ آپ فرمائیں تو بھیجوں۔ عکس اسکا رسالت کو بھی اصل ہی ہوگا۔ آپکا یہ دعویٰ کہ جب ابو الکلام صاحب واپس بمبئی سے آویں گے۔ تب ہم حیات مسیحؑ پر روشنی ڈالیں گے۔ خیر۔ دیکھیں گے ؛

والسلام ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالم مستورات

عریضۂ اخلاص

یہ مضمون سلسلہ احمدیہ کی مشہور اہل قلم خاتون مسز اکمل سلمہا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ہماری معزز بہن نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی فاروق کے لئے مفید مستورات مضامین عطا فرماتی رہینگی۔ احباب اس اپنی لائقہ اور قابلہ بہن کی اور اُس کے بچوں کی صحت کے واسطے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری بہن کو مع متعلقین کے صحت کامل اور توفیق جدید سلسلہ عطا فرماوے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب فاروق ایدہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں بمعہ عزیزاں دو چار ماہ سے موسمی بخار اور مختلف عوارض سے علیل چلی آتی ہوں۔ اس لئے قلم بھی ہاتھ میں نہ لیا تھا۔ کہ آپ کو فاروق کے اجراء کی ہی مبارکباد لکھتی۔ جو کہ بدر کا عمدہ نعم البدل بفضل خدا ثابت ہوا۔ بلحاظ اعلیٰ لکھائی عمدہ چھپائی اور پھر مضامین مفید سے بھی خوش وقت کرتا ہے۔ میری تو روحانی غذا تھی۔ اس لئے اپنا فرض سمجھا۔ کہ اس رُوح پرور اخبار کے مالک و ایڈیٹر کا شکریہ ادا کروں۔ مگر بے ادبی معاف تاحال آپ کو اس بے زبان فرقہ اناث جن کو علیم حکیم خالق نے صالحات قانتات طیبات کے معزز لقب عطا فرمائے ہیں) کیوں خیال تک نہیں آیا۔ کہ ان کی بھی فلاح اور سنوار کے لئے اس اپنے اخبار میں حصہ رکھتے۔ کہ ایک دو کالم میں صرف مستورات کی خاطر مضامین وقف رہتے۔ کیا فاروق کو شریف احمدی خواتین نہیں پڑھتیں؟ ضرور پڑھتی ہیں اور اپنی آسان عبارت خوش خط لکھائی واضح چھپائی کے لحاظ سے یہ ان کے پڑھنے کے قابل ہے۔ سو آپ ضرور خواتین کے لئے کالم وقف کردیں۔ اور اس میں صرف مستورات کے لئے انہیں کے لکھے ہوئے مضامین درج ہوں۔ بلکہ میری رائے تو یہ ہے۔ کہ اگر ہماری علم دوست بہنیں ایڈیٹر صاحب کو صرف عہ رسالانہ اپنی جیبوں سے دیں۔ تو ہم ایڈیٹر صاحب سے درخواست کریں۔ کہ ہفتہ وار دو ورقہ فاروق کے ساتھ ہی احمدی خواتین کے لئے اخبار دیا کریں۔ اس کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور کئی ایک دور کی معزز بیبیوں نے مجھ سے اس کی آرزو ظاہر کی ہے۔ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارا ایک ہی رسالہ "احمدی خاتون" دار الامان سے نکلا تھا۔ مگر وقت پر شائع بھی نہیں ہوتا۔ اور مضامین کی نسبت شیخ صاحب ایسے دانشمند کو دینی جہاد کی ضرورت کی وجہ سے کالم بند کرنا پڑا۔ خیر آپ اب کھولیں۔ میں لکھنے تو بیٹھی تھی۔ اس دفعہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ جلسہ مستورات۔ مگر خیال کہاں تک چلا گیا۔ تو اب مختصر عرض کرتی ہوں۔

دار الامان میں سالانہ جلسہ احمدی خواتین

اس خلافت دوم سلمہ اللہ کی اور برکات کے علاوہ مستورات کے اجلاس اور میل ملاقات کا ہونا بھی ایک عمدہ نعمت اور برکت ہے۔ اور حضرت فضل عمر سلمہ اللہ پر خدا تعالےٰ کی خاص رحمتوں اور فضلوں کا ہونا آپکی سچائی کا ثبوت۔ معزز خواتین بھی جمعہ کے دن ہی آنا شروع ہو گئیں تھیں۔ اور دُور دُور سے آئیں۔ باوجود اس موسم سرد کے اور پھر سڑک بٹالہ کی تکالیف کے انھوں نے صرف دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد نباہا۔ اور آفرین اس محبت اسلام و دین پر۔ کہ کسی بی بی کو کسی بھی تکلیف کا شاکی نہیں پایا۔ میر مبارت احمد صاحب حیدر آباد دکن بمعہ اہل و عیال تشریف لائے۔ آپکی ہمشیرہ صاحبہ نہایت خُلق و محبت والی منکسر الطبع خاتون ہیں۔ اور آپکی بیوی میر محمد سعید صاحب ایسے باخلاص بزرگ کی بیٹی ان کی دینی محبت اور واقفیت احمدیت سے مجھے تو سچ یہ کہ رشک آگیا۔ جب تشریف لائیں۔ معظمہ عالیہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کتنے روز ریل میں رہے۔ بولیں سات روز سفر میں خرچ ہوئے۔ فرمایا۔ بٹالہ کی سڑک پر بہت تکلیف ہوئی ہوگی عرض کیا۔ نہیں حضرت کوئی تکلیف نہیں بلکہ راحت حاصل ہوئی۔ مجھے تو ان کے اس فقرہ کہنے سے وجد آگیا۔ کہ ہم لوگ تو ذرا ذرا سی تکالیف کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ مگر احمدی کے نام لیوا ایسے نہیں ہونے چاہئیں۔ پھر لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ کی بیویاں بھی بہت تھیں۔ اگلے جلسہ سے زیادہ بیویاں تشریف لائیں جنکی تواضع خود حضرت عالیہ ام المومنین بمعہ بہوؤں کے توجہ دلی اور شفقت سے کرتی رہیں۔ کھانا کھلانا ضروریات بچوں وغیرہ کا پورا خیال مکان تقریباً تمام کے تمام مستورات سے ہی بھرے تھے افسوس کہ اس دفعہ ہماری رونق جلسہ محترمہ بھین غلام فاطمہ صاحب اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر تشریف نہ لاسکیں۔ مگر تاہم مولوی غلام رسول رضی اللہ عنہ صاحب راجیکی کا وعظ مستورات میں نہایت اعلےٰ تھا جو حضرت ام المومنین اور صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی پسند ہوا۔ پھر عزیزہ محترمہ امتہ الحی سلمہا صاحبہ نے اپنا مضمون جو فاروق میں چھپ چکا ہے) سنایا۔ مختلف وقتوں میں ہماری معزز بہن جناب حسینہ بیگم اہلیہ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل اپنی دلپسند نظمیں اشعار پڑھتی رہیں۔ اور پھر حضرت صاحب فضل عمر سلمہ اللہ تعالےٰ کی تقریر مستورات نہایت اثر پذیر تھی۔ بعض

کو رائے دینی گویا لقمان کو حکمت سکھانی ہے۔ پھر مہینہ بھر انتظار چھوڑ کر کئی مہینے گذر جاتے ہیں ہمارے مہربان شفیق حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی بریزی میں الفضل نے بہت عروج پایا۔ نادر و بیش بہا مضامین کے علاوہ خاص معزز خواتین کے لئے رُوحانی مفرح عنبری ہفتہ وار لکھا

اِس کو پڑھ کر یاد رکھیئے

گذشتہ پرچے میں بھی اطلاع دیگئی تھی۔ کہ ۴۔ فروری کا پرچہ ان خریداران کے نام جنکا چندہ چار ماہ کا ختم ہو چکا ہے وی پی کیا جائیگا۔ اس پرچہ میں دوبارہ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ جن خریداران کے نام ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء سے اخبار جاری ہے۔ اور ان سے چار ماہ کا چندہ ایکرو پیہ وصول کیا تھا۔ اُن کی میعاد خریداری اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔ اب آئندہ قسط دوم چار ماہ کیلئے اگلا پرچہ ۴۔ فروری ۱۶ء کا ایکرو پیہ میں اُن کے نام بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا جن خریداران کی چھپی ہوئی چٹیں ہیں ہم نے اُن چٹوں پر ہر ایک کی تاریخ خریداری اخبار درج کر دی ہوئی ہے تاکہ ہر ایک خریدار کو اپنی تاریخ خریداری اخبار ہمیشہ یاد رہے۔ پس ایسے تمام خریداران کے نام چار ماہ آئندہ کا (عہ ۱) کا وی۔ پی روانہ ہوگا لہذا جس خریدار کو آئندہ چار ماہ کیلئے اخبار خریدنا منظور نہو۔ یا کسی وجہ سے وہ اسوقت وی۔ پی لینا نہ چاہیں۔ انکو چاہیئے۔ کہ اس اطلاع کے پڑھتے ہی ۴۔ فروری تاریخ روانگی وی۔ پی سے پہلے بذریعہ ایک کارڈ کے دفتر فاروق میں اطلاع کر دیں۔ اور لکھدیں کہ کب اُن کے نام وی۔ پی کیا جائے۔ جنکی جانب سے کوئی ایسی اطلاع نہ آئیگی۔ انکے نام ایکرو پیہ کا وی۔ پی کر دیا جائیگا۔ پھر اگر کسی نے وی۔ پی واپس کر دیا تو اُن کے نام اخبار آئندہ بند کر کے صرف ۱/۴ محصول ڈاک کے نقصان پر ہی صبر کر لیا جائیگا۔

(منیجر فاروق۔ قادیان۔ دار الامان)

جاتا۔ کہ پڑھ کر جی خوش ہو جاتا۔ اور قلم خود بخود لکھنے کے لئے جنبش کرتا۔ چنانچہ محض ان کی برکت سے بعض مضامین ایسے میرے قلم سے نکلے۔ کہ ان کو تقریباً سارے ہندوستان کے زنانہ پرچوں نے نقل کیا۔ مگر نام نہیں لکھا۔ صرف از الفضل بعض نے لکھدیا۔ خیر یہ ان کے مفید ہونے کا ثبوت ہے۔

افسوس کہ مفسدہ پرداز پیامیوں کے فتنہ نے ہمیں ایک عمدہ نعمت سے بھی محروم کر دیا۔ خدا ان سے سمجھے۔ کہ الفضل

بڑی بوڑھیوں نے کہا۔ کہ عین مسیح موعودؑ دیوں رہا ہے۔ آپکی تقریر دلپذیر کے بعد بیعت مشورات ہوئی۔ تین چار سو کے درمیان عورتیں ہونگی۔

افسوس کہ ہماری واقف علم بہنوں نے اسدفعہ معقول عذر کر کے ٹالدیا۔ اور اپنی مسافر بہنوں کو کچھ نہ سنایا۔ حالانکہ وہ بڑی خواہش کرتی رہیں۔ کہ کچھ سنائیں۔ مگر خیر ہماری غرض تو حضور خلیفہ رضی اللہ عنہ کی نصائح سننا خاندان نبوت سے تعلق پیدا کرنا اپنی دینی بہنوں سے میل جول رکھنا ہے۔ اور بس ؛

درخواست دُعا

اخیر میں عرض ہے۔ کہ جو بھائی بہن میری اس ٹوٹی پھوٹی عرض کو پڑھیں۔ وہ میرے بچوں کے لئے اور میرے واسطے دُعا دلی توجہ سے فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمکو روحانی جسمانی بیماریوں سے نجات بخشے۔ تاکہ یہ عاجزہ بہنوں کی خادم دین حنیف کی کچھ خدمت کرے۔ اور سعادت دارین حاصل کرے ؛ والسلام

(خادمہ احمدی خواتین سکینۃ النساء از قادیان شریف)

شہادتِ صادق

(از مفتی محمد صادق صاحب)

۱۹۰۳ء کا ذکر ہے۔ کہ امریکہ میں ایک لیڈی آنٹ رہتی تھی۔ جو کسی اخبار میں مضامین لکھا کرتی تھی۔ مَیں نے اُسے تبلیغ کی۔ اور حضرت مسیح موعود کا دعویٰ اُس کے سامنے پیش کیا۔ جواب میں اُس نے شکریہ کیا۔ اور اپنے ملک کوئی پھول اپنے خط کے اندر رکھدیا۔ مَیں نے جب وہ خط حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ اس پھول کو محفوظ رکھو۔ یہ بھی یاتیك من کل فج عمیق میں داخل ہے۔ آج اتفاقاً ایک پرانے فائل میں مَیں نے وہ خط اور پھول دیکھا ہے۔ مَیں نے جو خط آنٹ روز کو لکھا ہے۔ اُس میں صاف یہ لفظ ہیں۔ کہ "مرزا صاحب خدا تعالےٰ کے سچے نبی ہیں۔ ملعون ہے جو انہیں جھوٹا کہے"۔ میں عموماً ایسے خطوط حضرت کو ترجمہ کر کے سُنا بھی دیا کرتا تھا۔ اسی فائل میں میرے اُن خطوط کی نقلیں موجود ہیں۔ جو مَیں نے تبلیغی طور پر پوپ امریکہ کے پریزیڈنٹ مسٹر روزویلیٹ۔ لارڈ روزبری۔ کارپنٹر۔ ٹالسٹائے وغیرہ بڑے بڑے آدمیوں کو وقتاً فوقتاً اُن ایام میں لکھے۔ وہ بھی گواہ ہیں۔ کہ میں ہمیشہ حضرت علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی اور رسول مانتا تھا۔ اور میں یقین کرتا تھا۔ کہ میرے سب احباب کا یہی مذہب تھا" ؛ (صادق)

چمکارِ محمدی نظم پنجابی

؛ یعنے سوانحعمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے بہت پسند فرمایا۔ اب حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس کتاب کی خریداری کے لئے احباب کو تاکید فرماتے ہیں قیمت ۴؍ منشی جھنڈے خان اینچوٹیمٹر بنے مالی۔ (گورداسپور)

سلسلہ کی خبریں

رپورٹ جلسہ ہائے ضلع جالندھر ہوشیارپور

اُستاذی میر محمد اسحٰق صاحب کے ہمراہ جبکہ آپ ایک شہادت کے لئے گڈھ شنکر ضلع ہوشیارپور تشریف لیجا رہے تھے۔ بیدی و مولائی حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت مجھے بھی جانا پڑا۔ اسٹیشن امرتسر سے سوار ہو کر ہم بنگہ سٹیشن پر نو بجے رات کے اُترے جہاں پہلے سے چوہدری عبدالحی صاحب پوسٹماسٹر صاحب و دیگر احباب جماعت احمدیہ بنگہ کے میر صاحب کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ رات ہم چوہدری صاحب کے مکان پر ہی ٹھہرے بہت خاطر و مدارت سے پیش آئے۔

صبح آٹھ بجے کے قریب ہم یکہ پر سوار ہو کر گڈھ شنکر کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر سیدھے کچہری پہنچے۔ معلوم ہُوا۔ کہ آج تعطیل ہے۔ لہذا لوٹ کر واپس شہر میں حاجی نبی بخش کے مکان پر ٹھہرے جو کہ غریب مگر بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ دوسرے دن یعنی بارہ تاریخ کو دس بجے کے قریب کچہری گئے۔ اور ڈیڑھ بجے کے قریب شہادت سے فارغ ہو کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے بیل گاڑی پر سوار ہو کر جس کو احمدی اصحاب سٹروعہ میر صاحب کے لئے لائے تھے۔ سٹروعہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور قریباً مغرب کے وقت وہاں پہنچ گئے۔ دوسرے دن وہاں کے احباب نے جلسہ کا انتظام کیا ہمارے گاؤں میں اشتہار لگائے گئے اور منادی کی گئی۔ قریب دو بجے کے جلسہ شروع ہُوا۔ اوّل تلاوت قرآن شریف ہوئی۔ اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے بعنوان "ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں ہو سکتا"۔ تقریر کی۔ اس کے بعد میر صاحب کا لکچر شروع ہُوا۔ آپکے لیکچر کا مضمون صداقت مسیح موعودؑ تھا۔ اس مضمون کو جس خوبی و خوش اسلوبی سے آپ نے بیان کیا۔ وہ آپ کا ہی حق تھا۔ لیکچر کے اختتام پر ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ آپ لوگ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس کے جواب میں میر صاحب نے فرمایا۔ کہ تم لوگ تو ایک اپنے مقرر کردہ امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا گلہ کرتے ہو۔ تو کیا ہم جس کو ہم خدا کا مقرر کردہ امام سمجھتے ہیں تمہارے نہ تبع ہونیکا گلہ کرنے میں حق پر نہیں ہیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہُوا۔

اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد سوڈیڑھ سو کے قریب ہوگی۔ جن میں سے اکثر غیر احمدی تھے۔ اور یہ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ شام کے قریب حاجی غلام احمد صاحب کریام والے پہنچ گئے۔ جنھوں نے میر صاحب سے کریام چلنے کی درخواست کی۔ غرضیکہ دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد بیل گاڑی پر سوار ہو کر ہم لوگ کریام کی طرف روانہ ہوئے۔ اور رات کے وقت کریام پہنچے۔ اور حاجی صاحب کے مکان پر ہی ٹھہرے۔ صبح حاجی صاحب اور چوہدری عبدالسلام صاحب کی کوشش سے نواں شہر میں جلسہ کا انتظام ہُوا قریب تین بجے شام کے جلسہ شروع ہُوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی عبداللطیف صاحب نے جو اُسی روز پہنچے تھے۔ مختصر سی تقریر کی۔ جس میں آپنے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد میر صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو "وفات مسیح موعود و صداقت مسیح موعود" پر تھی۔ حاضرین جن کی تعداد سو سے اُوپر تھی۔ اور جن میں اکثر غیر احمدی تھے۔ ایک خاص دلچسپی لے رہے تھے۔ اختتام جلسہ پر تقریروں کے متعلق سوال کرنے کی اجازت عام دیگئی۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہُوا۔ اور ہم کریام چلے آئے۔ رات کے وقت بعد نماز عشاء مسجد کریام میں خاکسار نے تقریر کی۔ اور بعد میر صاحب نے پنجابی زبان میں وعظ کیا۔ اور بتایا کہ نماز کیوں پڑھنی چاہیئے

۱۶۔ تاریخ کی صبح کو ریل گاڑی میں بیٹھ کر بنگہ پہنچے۔ جہاں چوہدری عبدالحی صاحب اور چوہدری عبدالسلام صاحب کی کوشش سے جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز ظہر و عصر پڑھنے کے بعد جلسہ شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد خاکسار نے "تناسخ" پر تقریر کی۔ تقریر کے اختتام پر میر صاحب نے فرمایا۔ کہ اس تقریر کے متعلق اگر کسی صاحب

فروخت اراضی

ایک قطعہ زمین اندرون آبادی دارالامان ملحقہ مکان مفتی محمد صادق صاحب سلمہ الرحمن جو احمدیہ محلہ و بازار کے قریب اور مسجد مبارک و دارالمسیح موعود علیہ السلام سے نزدیک واقع ہے۔ راقم اپیٹر فاروق فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یہ زمین ایک وسیع مکان بنانے کے واسطے کافی ہے۔ قریب ایک کنال یعنے ۲۰ مرلے کے ہے۔ پیمائش اس کی طول مشرقی ۹۵ فٹ۔ طول غربی ۹۹ فٹ۔ عرض جنوبی ۵۶½ فٹ۔ عرض شمال ۴۷½ فٹ ہے۔ اور قیمتاً ۴۵۰۰ ہزار فٹ مکعب ہے قیمت چھ سو روپیہ ۶۰۰ ہے۔ بعل زمین ایک خریدار کو دیجائے گی۔ اس لئے جس کی درخواست سب سے پہلے آئے گی۔ اس کو یہ زمین دی جائیگی۔ اور اگر رجسٹری کرانا چاہیں۔ تو خرچ رجسٹری وغیرہ سب مشتری (خریدار) کے ذمہ ہوگا۔ اور اگر رجسٹری کرانا چاہیں۔ تو خرچ رجسٹری وغیرہ سب مشتری (خریدار) کے ذمہ ہوگا۔ شائقین زمین بہت ہی جلد درخواست بنام ایڈیٹر فاروق بھیجیں ورنہ ایسے موقعہ کی زمین ملنی محال ہوگی۔ قیمت میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ آخری قیمت ہے"

المشتہر
ایڈیٹر فاروق
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی سوال کرنا ہو۔ تو کرے۔ ہم انشاء اللہ تعالےٰ جواب دیں گے لیکن کسی صاحب نے کوئی سوال نہ کیا۔ اس کے بعد مولوی عبداللطیف صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور لوگوں کو اُن پیشگوئیوں کی نسبت بتایا۔ جو حدیث میں استعارے کے رنگ میں مسیح موعود کے وقت نمودار اور ظہور اور کاموں کے متعلق آئی ہیں۔ آپ کے بعد چوہدری عبدالسلام صاحب نے گورو بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر تقریر کی۔ اور آپ کی تقریر کے ختم ہونے پر میر صاحب کی تقریر بعنوان "صداقت مسیح موعود" ہوئی۔ تقریر کا جو اثر حاضرین کے دلوں پر ہوتا تھا۔ وہ انہی سے پوچھنے کے قابل ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کو ایک دوسرا شخص آکر کچھ کہنا چاہتا تھا۔ آپنے اُسے جھڑک دیا۔ اور پھر ایک دوسرے صاحب جب آپ کو کہنے لگے۔ کہ چلو چلیں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ تقریر ختم ہو لینے دو۔ تب چلیں گے۔ غرضیکہ یہ جلسہ بھی بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ۱۷ کی صبح کو روانہ ہو کر شام کو ہم لوگ بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ والسلام

(خاکسار نذیر احمد خان)

قادیان کا پتہ

چونکہ خطوں اور اخباروں میں عموماً یہی لکھا جاتا ہے۔ کہ قادیان ضلع گورداسپور۔ تو اس سے بعض دفعہ دور کے لوگوں کو کچھ مغالطہ لگ جاتا ہے۔ دو تین دفعہ ایسا ہوا۔ کہ بعض دور سے آنے والے دوست بجائے بٹالہ میں اُترنے کے گورداسپور چلے گئے۔ کیونکہ بٹالہ کا نام تو انھوں نے قادیان کے اخباروں اور خطوط میں کبھی سنا ہی نہ تھا۔ اس واسطے وہ اسی خیال میں رہے۔ کہ گویا گورداسپور سے ہو کر قادیان جانا ہوسکتا ہی اور بعض دفعہ ریل کے پارسل بجائے بٹالہ کے گورداسپور چلے جاتے ہیں۔ ایسا کئی دفعہ ہوا۔ لاہور قادیان سے بہت قریب ہے اور یہاں سے کوئی ایک صاحب ہمیشہ لاہور کی پبلک لائبریری کے ممبر رہتے ہیں۔ پھر بھی لائبریری والے بعض دفعہ کتابیں بذریعہ ریلوے پارسل گورداسپور بھیج دیتے ہیں۔ ایسا ہی حال میں ایک پارسل جو مدراس سے آیا ہے بھیجنے والوں نے بجائے بٹالہ کے گورداسپور بھیجدیا۔ جس سے بہت کچھ ہرج ہوا۔ اسواسطے میری تجویز ہے۔ کہ آئندہ یہاں کے خطوط اور اخباروں پر اسطرح لکھا جاوے

قادیان۔ قریب ریلوے سٹیشن بٹالہ براہ امرتسر

اس سے خطوط پارسل ڈاک۔ پارسل ریلوے سب ٹھیک آیا کریں گے۔ نیز مدینۃ المسیح دیکھنے کے شائقین کو معلوم ہوتا رہے گا۔ کہ قادیان پہنچنے کا راستہ کونسا ہے۔ (محمد صادق عفی اللہ عنہ)

دُنیا کی خبریں

بُت پرستی

اس روشنی کے زمانہ میں بھی بُت پرستی ہو ہی رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ کانپور کے نزدیک گنگا سے کچھ دُور زمین کی کھدائی ہو رہی تھی۔ کہ زمین سے ایک بُت نکلا جس کو بُت پرست قوم نے "وشنو بھگوان" کی مورتی قرار دیا اب اس برآمد شدہ مورتی (بُت) کے لئے ۳۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک نیا مندر بنانے کی تجویز سنی گئی ہے۔ جو سخت قابل افسوس امر ہے۔

اہلحدیث کا مقدمہ

امرتسر کے اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب کے خلاف حکیم عبدالحق غیر مقلد نے ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ جس کی بناء پر ایڈیٹر اہلحدیث نے ہتک عزت کا مقدمہ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں دائر کر دیا ہے اسی طرح شیعوں کے خلاف بھی ایڈیٹر مذکور نے ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کیا ہے۔ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے۔ آیا باہمی صلح ہو جاتی ہے یا آگے چلتا ہے۔

ہندوستان کا نیا وائسرائے

یہ بڑی خوشی کی خبر ہے۔ کہ آئندہ کے لئے بجائے لارڈ ہارڈنگ بالقابہ وائسرائے ہند کے لارڈ چیمسفورڈ گورنر جنرل ہند منتخب ہوئے ہیں۔ یہ ہندوستان کی خوش نصیبی ہے۔ کہ ایسا لائق اور تجربہ کار اور ہمدرد رعایا ہند وائسرائے مقرر ہوا ہے لارڈ ممدوح اخیر مارچ ۱۹۱۶ء میں لارڈ ہارڈنگ کو ہندوستان کی گورنری سے سبکدوش فرمائیں گے۔

جہالت کی موت

ڈھاکہ میں بابو بچندر ناتھ سین گپتا جو ۵۲ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ تو اس کے مرنے سے پہلے اُس کی زوجہ نے اس کی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے ننھے بچہ کو چھاتی سے لگایا۔ اور پھر اپنے کپڑوں کو آگ لگالی۔ اور جلکر مر گئی۔

ایک ڈاکو کو ۱۴ سال قید کی سزاء

ہمعصر مشرق رقمطراز ہے۔ کہ ایک شخص شیخ گھاسی ساکن علاقہ تھانہ بھوجپور ضلع مراد آباد جس کی عمر اسوقت ۳۲ سال ہے۔ اور ڈاکوؤں کے ایک بڑے بھاری گروہ کا سردار ہے۔ کئی سال سے مراد آباد لاہور۔ نینی تال اور اس کے نواح میں ڈاکے ڈالتا پھرتا تھا۔ مگر اب تک پولیس کے ہاتھ نہ آیا تھا۔ آخر ۱۹۱۴ء میں یہ ظالم گروہ بڑی کوشش کے بعد گرفتار ہوا۔ بہت سامال مسروقہ بھی برآمد ہوا۔ ملزمان پر ۲۵ یا ۲۶ مقدمات علیحدہ علیحدہ بنائے گئے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ عدالت سشن نے مختلف مقدمات میں ملزم کو علیحدہ علیحدہ سزا دی ہے۔ چنانچہ مجموعی طور پر کل میعاد ۱۴۱ سال سزائے قید تک پہنچ چکی ہے۔ اب سنا ہے۔ کہ سشن جج صاحب نے گورنمنٹ کی خدمت میں رپورٹ کی ہے۔ کہ ملزمان کے خلاف بقیہ الزامات نہ اٹھائے جائیں۔ کیونکہ اب سزا اتنی ہو چکی ہے۔ کہ جو عمر طبعی سے بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

دہلی میں کتوں پر ٹیکس

دہلی کے اعلان شدہ علاقہ کی کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ کتوں پر ایک روپیہ فی کتا کے حساب سے ٹیکس لگائے جانے کی سفارش کرے۔ جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا۔ اُسے جرمانہ کیا جائیگا۔ جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہوگا۔

جعلی چک بنانے کے متعلق گرفتاری

چندر نگر کے زمیندار بابو پنچانن بنیرجی کا بھتیجا جادو چندر مکرجی چارشنبہ کے روز ۵۸ ہزار روپے کے تین چیکوں کے متعلق گرفتار کیا گیا۔ اس نے اپنے چچا پنچانن مکرجی کے نام پر جعلسازی سے بنک بنگال سے دھوکا کیا۔ چند اور اشخاص اس کی اعانت کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ ملزمان کو جمعرات کے روز پولیس کمشنر کی عدالت میں پیش کیا گیا۔

قیصر جرمن

کا مہلک بیماری میں مبتلا ہونا سنا جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی مشہور ہے۔ کہ وہ تندرست ہو کر میدان جنگ میں شامل ہو گیا ہے لیکن پہلی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے دوسری ناقابل اعتبار۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

کشتۂ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ جریان دردکمر کثرت احتلام اور ان تمام امراض میں یہ کشتہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے۔ اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مایوخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ بیخوابی۔ خوف نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں ہمنے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے [illegible] پر آزمایا ہے۔ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔

قیمت چوبیس روز کے لئے بمعہ بدرقہ عام محصول ڈاک بذمہ خریدار اس دوا کو آزماؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔

المشتہر: نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر الاسلام پریس قادیان میں مبر قاسم علی پروپرائٹر و پبلشر کیلئے چھپکر شائع ہوا)